تذلیل جہالت

از فکر چرنجی لال طالع میر منشی سابق سررشتہ انسپکٹری
مدارس قسمت اول اضلاع ممالک مغربی و شمالی



در مطبع الٰہی آگرہ باہتمام و تصحیح
مچھو خان صاحب حلیۂ طبع پوشید

سنہ ۱۸۷۵ء

دفعہ دوم ۵۰۰ جلد { قیمت فی جلد ۵ر

دیباچہ

مجمعہ ہیچمدان چرنجی لال طالع کو بہت دنون سے یہہ خیال تھا
مرزبوم کی جہالت کا حال راست راست بے کم و کاست قلم
کرون اور عذاب دروغ نام کو بھی اپنی گردن پر نہ دھرون
کیونکہ راستی مصلحت آمیز ہے اور دروغ فتنہ انگیز ہے
دروغ آدمی کو شرمسار کرتا ہے * دروغ آدمی کو رسوا
کرتا ہے * تذلیل جہالت اس کتاب کا نام ہے
غلطی کی اصلاح بزرگون کا کام ہے *

فہرست عنوان کتاب

مذمت جہالت

جس زمین پر جہل کا نام و نشان ہے وہ زمین ہو کا میدان

سنسان اور ویران ہے جو اس زمین کا آسمان ہے وہ تاریک
کا سائبان ہے اس آسمان کا سورج بے نور ہے پھر چاند کا
کیا مذکور ہے ساکن اسکے ہین سکے وحشی ہین حیوان ہین گو بصورت آدمی
بشکل انسان ہین جو انسان بے تمیز ہے وہ کسکا عزیز ہے +

ابیات

الٰہی رہے نادانی ہو کالا	پڑے ہرگز نہ نادانون سے پالا
تیرا گر آشنا ہو یار بہتر	مگر جاہل نہین غمخوار بہتر
نہین جاہل کی صحبت مین مسرت	مضرت ہے مضرت ہے مضرت
جہالت مین نہین اصلا بھلائی	برائی ہے برائی ہے برائی
کہان جہال مین بوے وفا ہے	دغا ہے پھر دغا ہے پھر دغا ہے
اگر جاہل سے تونے دوستی کی	تو اپنی آبرو برباد کردی
نہین جاہل مین ہوتی آدمیت	نہین اندھے کو ہوتی ہے بصارت

حکایات مذمت جاہلان

حکایت جب ہارون رشید مصر کی سلطنت پر متصرف ہوا
اوسے یہہ دور کی سوجھی کہ بس اسی کائنات پر فرعون بے سامان خدائی کا
دعوی کرتا تھا مین تو یہہ ساری سلطنت اپنے ایک ادنی سے غلام کو دیدونگا
ادھر یہہ خیال کیا اودھر خصیب نام ایک غلام حبشی کو سلطان مصر کر دیا
مذکور ہے کہ ایکدن مزارعین مصر اس بادشاہ نادان کے اجلاس مین داد خواہ
ہوئے کہ ہمنے رود نیل کے کنارے روئی بوئی تھی باران بیوقت
نے سب تلف کر دی حکم دیا جاؤ اگلی دفعہ اون بوؤ ✣

حکایت ایک طفل نادان نے کنوئین کے منہ پر بیٹھکر اپنی
روٹی کا ٹکڑا باڑ کے جنگل مین دیدیا قضارا وہ ٹکڑا باڑ کے
جنگل مین سے نکلکر کنوئین مین گر پڑا لڑکا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا
ایک جاہل نے دیکھا کہ اوسکے ہاتھہ مین روٹی کا ٹکڑا نہین ہے
پوچھا بیٹے تیری روٹی کسنے لے لی اوسنے کنوئین کی طرف
اشارہ کیا یہہ دشمن عقل اگ کا گمیلا لے کنوئین پر چڑھ گیا اور

اپنا عکس پانی مین دیکھکر بولا اے آب چاہ چلو بھر پانی مین ڈوب جا
تونے میرے بچے کی [illegible] ڈبو کا دیکر لے لی پانی بولا آپ اتنے
گرم ہوون یہہ سب پانی آپ ہی کی طرف مرتا ہے ورنہ پانی مین
تو سوا پانی کے اور کچھ نہین ہے اب اس یاوہ گوئی سے
شرم کرو اور اپنے مزاج سخت کو مثال آب نرم کرو +
حکایت ایک تونگرزادہ جاہل اپنے باپ کی قبر پر بیٹھا ہوا
ایک فقیرزادے سے یہہ مناظرہ کر رہا تھا کہ دیکھو ہمارے باپ
کا صندوق تربت کیا سنگین ہے اور قبر پر کتابہ کیا رنگین ہے
قیمتی پتھرون کا فرش ہے حظیرہ ارتفاع مین عرش ہے
تیرے باپ کی گور ڈیڑھ اینٹ کی ہے جسپر دو مٹھی مٹی پڑی ہے
فقیرزادہ بولا جب تک آپکے والد ماجد ان پتھرون سے
نکلینگے اس خاکسار کا باپ بہشت مین پہنچ جائیگا +
حکایت ایک سادہ لوح نے کہین ایک اشرفی پڑی

پائی اوسکو اس بات سے گھبرا کہ جو مین اس اشرفی کو بازار مین
لیجا کر کسی صراف کی اشرفیون کے ڈھیر مین ملا دون تو سہل ایک
ڈھیر اشرفیون کا میرے ہاتھ آجائے غرض اس نا عاقبت اندیش
کو جہل نے یہہ تعلیم کی اور اوسنے بازار مین جاکر اشرفی اپنی ایک
صراف کی اشرفیون کے گنج مین پھینک دی اب
ہکا بکا ہوا کہ مین ایسی ہمت کہان سے لاؤن جو غیر کی مہرون
کا ڈھیر اوٹھاؤن لاچار صراف کے سامنے سب رونا
رویا اور صراف نے ہنسکر یہہ جتلایا کہ چلو اپنی راہ لو تمھاری
عقل کہان ہے اور تمھارا اوستاد کون نادان ہے
تھوڑا بہت مین مل سکتا ہے اور بہت تھوڑے مین
گنجایش نہین رکھتا ہے +

حکایت ایک نادان کی آنکھین دکھنے آئین بیطار
پاس دوڑا گیا بیطار نے چار پایون کی آنکھون کی دوا

اوسکی آنکھون مین بھی لگادی اب یہہ بیوقوف روتا پیٹتا طبیب پاس پہنچا طبیب نے کہا جو تم گدھے نہ ہوتے بیطار پاس کیون جاتے ❊

حکایت ایک نعلبند اور ایک پالان گر اپنا اپنا حق گدھے سے مانگنے لگے گدھے نے کہا لیئے لے نعلبند اپنے نعل اور یہہ لے پالان گر اپنا پالان نعلون نے میرے پاؤن گھسا کر دیئے اور پالان نے پیٹھ مین تمھارے احسان سے باز آیا ❊

علم کی تعریف

اگر اوس زمین کے سواد مین نور علم کا ظہور ہوگیا یہہ جہد و رہہ گیا چارون طرف عالم نور ہوگیا ❊ ابیات

علم اک بے دولت بیدار
گر یہہ رکھنے کہ ہے وہ بار گران
سینۂ صاف مین ہے علم کا گنج
علم سے سیکھ کر تو عاقل ہے

چور چوری نکر سکین زنہار
سو بھلا ہوئے تنگل مین نشان کہان
ساتھ رہتا ہے دائماً بے رنج
علم جسکو نہین تو وہ غافل ہے

حکایات مدح عاقلان

حکایت ایک حاکم دادگستر موٹے کپڑے کی قبا پہنا کرتا تھا کسی نے کہا آپکو تو خداوند تعالی نے سب کچھ دیا ہے آپکے جسم مبارک پر پوشاک گندہ زیب نہیں دیتی ہے آپ اپنے لئے قبائے حریر قطع کرائیں فرمایا اسمیں آسائش ہے اور اوسمیں آرائش ہے ✣

حکایت ایک تاجر کو ہزار دینار کا خسارہ پڑا اوسنے اپنے بیٹے سے کہا یہ جان پدر اس ضرر سے کسیکو خبر نہ کیجو بیٹے نے کہا والد ماجد آپکا کہنا میرے سر پر میری آنکھوں پر مگر مجھے یہہ تو ارشاد کیجے کہ اس اخفا مین مصلحت کیا ہے کہا جب یہہ راز فاش ہو جائیگا ایک مصیبت کی دو مصیبتیں ہو جائینگی یعنی ایک نقصان مایہ دوسرا شماتت ہمسایہ ✣

حکایت کسی نے نوشیروان عادل کو یہہ مژدہ سنایا کہ پروردگار نے فلانے

دشمن کو خدا تعالی نے دنیا سے اوٹھا لیا فرمایا یہہ بھی سُنا ہے کہ مجھے چھوڑ دیا۔

حکایت مصر مین دو امیر زادے برادر حقیقی تھے ایک نے علم سیکھا دوسرے نے مال جمع کیا آخر کار وہ علامۂ عصر ہوا اور یہہ عزیز مصر ہوا ایکدن یہہ بچشم حقارت اوسے دیکھکر کہنے لگا کہ مین تو مصر کی سلطنت پر قابض ہو گیا اور تو بیچارا افلاس ہی مین گرفتار رہا وہ بولا مین تو خدا ے پاک کا بدرجہ غایت شکرگذار ہون کہ مینے انبیا کی میراث پائی یعنی علم اور تمھین فرعون کی میراث نصیب ہوئی یعنی مصر۔

حکایت ایک درویش کھانا لذیذ نوشجان کر رہا تھا کسینے کہا تم فقیر ہو تمھین طعام مرغن سے نفرت چاہیے نان خشک پر قناعت چاہیے فقیر بولا بابا فقیر دنیا مین مہمان ہے اور مہمان کو فضولی سے کیا کام۔

حکایت ایک خدا پرست پیادہ پا قطع مسافت کر رہا تھا اوسکے پاون درد کرنے لگے اوسنے مجیب الدعوات کی جناب مین ہاتھ اوٹھا کہ بار الہا مجھے بھی گھوڑا دے آگے دیکھتا کیا ہے کہ ایک سوار

عنان گسیختہ چلا آتا ہے اور اوسی وقت اوسکی گھوڑی نے بچہ دیا
سائیس ساتھ نہ تھا سوار نے انہیں حضرت کی کوڑے سے جنبرلی اور
گھوڑی کا بچہ اونکے دوش مبارک پر دھر دیا اور تاکید کر دی کہ گھوڑی
کے ساتھ جو تو دوڑتا نچلا تو دیکھہ تو ہے اور یہہ کوڑا بیچارہ کرہ بدوش
گھوڑی کے ساتھہ دوڑتا چلا جاتا تھا اور باتنگ گرم وآہ سرد
یہہ کہتا جاتا تھا کہ جیتے اپنے خدا سے گھوڑا اسلیے مانگا تھا کہ اوسپر
سوار ہوون نہ اسلیے کہ مین اوسکا گھوڑا بنون بہرحال یہہ خطا مجھسے
سرزد ہوئی کہ مینے دعا مین یہہ تصریح نکر دی کہ اے مجیب الدعوات
مجھے گھوڑا چڑھنے کو دے فقط گھوڑا مانگا تھا سو اوسنے دیا

حکایت ایکدن دارا شاہ بادشاہ شکار کھیلتے کھیلتے کسی
جنگل مین جا پہنچا وہان ایک گلہ بان بادشاہ کے سامنے دوڑتا
چلا آیا بادشاہ نے اوسے دشمن جان جانکر اوسپر تیر کھینچا گلہ بان
چلایا کہ مین اس جنگل مین بادشاہی گھوڑون کا گلہ بان ہون کوئی

انکا دشمن جان نہین ہون بادشاہ کا دل ٹھکانے ہوا اور شاد ہوکر
فرمایا مین تو تجھے جان سے مار ہی چکا تھا خوب ہوا جو تو سلامت بچ گیا
گلہ بان یہ سنکر کہنے لگا واہ واہ آپ مالک ملک ہوکر دوست دشمن
مین کچھ تمیز نہین فرماتے ہین اور مین آپکا ایک ناچیز چرواہا اسقدر
عقل و تمیز رکھتا ہون کہ لاکھ گھوڑون مین سے عیب دار گھوڑا
الگ کردون جسطرح مین اپنے گلہ کی پہچان رکھتا ہون اسیطرح بادشاہ
کو بھی اپنے گلے کی پہچان چاہیئے *

حکایت ایک نجومی نے اپنے گھر مین آنکر ایک مرد اجنبی بیٹھا
دیکھا شور کرنے لگا کہ تو کون ہے کیون ہمارے گھر آیا ہے کسی
دانشمند نے یہہ عوغا سنکر کہا میان نجومی تمھین آسمان کا حال
کیونکر معلوم ہوسکتا ہے تمھین اپنے گھر کی تو خبر ہی نہین ہے *

حکایت ایک کنکھجورے کو کسی لشکر نے مار ڈالا ایک صاحب تمیز
یہہ کیفیت دیکھکر بولا او کھٹا دیکھو جب موت آگئی تب ہزار پایانک

ہیبت وباکے آگے سے نہ بھاگ سکا ٭

حکایت ایکدن خوان سالار نے نوشیروان سے پوچھا کہ
جو طعام بہت لذیذ اور نہایت لنفیس مطبخ شاہی مین پکتا
ہے اوسکو پیر و مرشد بہت کم تناول فرماتے ہین اسکا
باعث کیا ہے فرمایا دواکی حاجت نہین ہوتی ہے ٭

حکایت ایک بادشاہ کو مرض مہلک دامنگیر ہوا اطباے
یونان باہم متفق ہوے کہ اس مرض جانگزا کا علاج سواے
پتہ آدمی کے اور کچھ نہین ہے اور وہ آدمی بھی ان
اوصاف سے موصوف ہو قضارا ایک دہقان کا لڑکا موصوف
بدین صفات دستیاب ہوا اوسکے مان باپ طلب ہوئے اور
وہ بہ طمع زر اپنے بیٹے کی خونریزی پر رضامند ہوگئے
قاضی نے فتوی دیا کہ واسطے سلامتی ذات بادشاہ کے
خون ایک رعیت کا مباح ہے جلاد نے قصد کشتن کیا لڑکا

آسمان کی طرف سر اوٹھا کر مسکرایا بادشاہ نے کہا لڑکے یہہ
کیا محل تبسم کا ہے تیرا خون ہوتا ہے اور تو ہنستا ہے لڑکے نے کہا
لڑکون کا ناز مان باپ پر ہوتا ہے سو میرے مان باپ نے
خون بہا لیلیا استغاثہ دار القضا مین کیا جاتا ہے سو قاضی نے
فتویٰ دیدیا دادخواہی بادشاہ سے کیجاتی ہے سو اوسکو دوا
میرے بیتے کی راس آئی ہے اب سوا اسے خدائے جل شانہ
کے کوئی جائے پناہ نظر نہین آتی ہے اگر وہ مہربان ہے
تو مخلصی ہوئی جاتی ہے بادشاہ کے دل پر اس بات نے ایسا
اثر کیا کہ بہت سا مال و متاع اوس لڑکے کو دیکر آزاد کر دیا کہتے
ہین کہ جس ہفتہ مین یہہ لڑکا رہا ہو گیا اوسی ہفتہ مین بادشاہ
چنگا ہو گیا ٭

ذکر جزیرہ گریٹ برٹن

جزیرہ گریٹ برٹن کا حال ہمارا شاہد مقال ہے اور

ہمارے دعوی پر اوسکی تائید تمام وکمال ہے یعنی ایک زمانہ
وہ تھا کہ یہہ جزیرہ قوم صحرائی سے آباد تھا آباد کیا برباد
تھا جھونپڑون اور بھٹون مین بسر کرتے تھے شکار
اندازی سے اپنا پیٹ بھرتے تھے فن زراعت کو اتنا بھی
نہ جانتے تھے کہ کس درخت کا نام ہے آگے اونکے علوم
وفنون کی ترکی تمام ہے یہان اس ذکر سے اپنا اسیقدر
مقصود ہے حال مفصل تواریخ مین موجود ہے اب
وہی جزیرہ رشک گلزار ہے اگر سچ پوچھو تو گلزار اوسپر
نثار ہے فضا کا مکان ہے لاریب جنت کا نشان ہے ترقی
علوم وفنون نمایان ہے سب جانتے ہین کہ آج وہ
جزیرہ خطہ یونان ہے طالبعلمون کے لئے نامی گرامی مدرسے
ہین گھر گھر در در علوم وفنون کے چرچے ہین جسکے ہاتھہ
مین دیکھو کتاب ہے کتاب نہین مشعل آفتاب ہے اس

مقام پر مولانا ے جامی کے پند نامہ کا ترجمہ نظم مین کیا جاتا ہے
اس پند نامہ پر جس انسان کا عمل ہو جاے وہ انسان انسانون
مین افضل ہو جاے ٭

ابیات ترجمہ پند نامہ

رکھے اللہ تجھکو دوست فرزند
رکھے محفوظ بد سے وہ خداوند

مرے ستر برس گذرے ترے سات
تیری سب عمر گذری یون ہی ہیہات

گیا اقبال میرا تیرا آیا
جو کھویا مینے اوسکو تونے پایا

نہ کوئی تخم نیکی مینے بویا
نہ کوئی پھول جسمین ہو نہ کانٹا

مین حیران ہون کہ میری عمر رفتہ
مین حیران ہون کہ سال و ماہ و ہفتہ

کہان جاتی رہے ہیہات ہیہات
کہان کھوے گئے افسوس کی بات

جب اپنے ہاتھ سے باہر گیا کام
تو پھر حسرت کا باقی رہ گیا نام

تو کوشش کر کہ سر ایسی پایا
تیرے سر پر ہوا دولت کا سایا

کر ایسا کام آخر جسمین ہو سود
سینے سر پر تیرے وہ جیتر بہبود

ہوا اول بہرہ ور از کسب دانش | نکلجا قید نادانی سے بینش
بہہ جانے ہے ہر ایک آزاد و بندہ | کہ دانا زندہ اور ناداں ہے مردہ
کیا فرزانگی کا جسنے دعویٰ | پڑوسی کب وہ ہوگا مردگاں کا
مگر حل پاسے دانش سے تو یہ راہ | فراواں علم ہے اور عمر کوتاہ
عمل بھی کر جو تونے علم سیکھا | کہ علم بے عمل سکہ ہے کھوٹا
جو تونے کیمیا سیکھی تجھے کیا | کیا تونے نہیں مس اپنا سونا
جو کچا کام ہے اوسمیں ضرر ہے | جو حلوا خام ہے علت کا گھر ہے
نہ خوشخوری و خوش پوشی کر عادت | کہ پیٹ اور پیٹھ کی راحت ہے آفت
ہے جامہ دافع گرمی و سردی | نہ رکھی میل زینت شان مردی
لباس نرم سے تو ہے اگر شاد | تو گھر روباہ کا وہ دیکھ برباد
نہ شیرینی پہ کر مثل مگس جد | مگس کے حق مین بدتر سم سے ہے شہد
تو جسکے خوان پہ ایک لقمہ بھی کھائیے | کبھی اوسکو ذرا آزار مت دے
کر اپنے دوستوں پر خرچ نیکی | نہ رکھ اس راہ مین باہی بخیلی

نہ رکھو داد و ستد کا اونسے کچھ کام
محبت کے لیے مقراض ہے وام

براہ جود ہو تو اونکا غمخوار
نہ بار قرض سے کر دے گرانبار

رہ بخشش میں یا بھی رکھو فرخ گام
کہیں بیعانہ تنسے تجکو وام کا دام

محبوں کے لیے جان بخش اگر
ولیکن دوست دشمن سے جدا کر

مگر ان دوستوں میں ہوں یہ اوصاف
رکھیں دل سے محبت دل کے ہوں صاف

گرانباری میں تیرا بوجھ اوتاریں
جو بگڑے کام تیرا وہ سنواریں

اگر کار زبون بن آئے تجھسے
نصیحت گر ہو جان و دل سے تیرے

بکار نیک ہوں وہ تیرے یاور
بکو سے نیکنامی ہوئیں رہبر

اگر قسمت سے ایسے دوست ہوں یار
تو جان و دل سے تو ہو اونکا غمخوار

وگرنہ دوست کر دیوار و در کو
خوشی کی جا سمجھ اپنے ہی گھر کو

کر اب اس کارخانے سے خدارا
سوے سیر کتب مائل دل اپنا

خردمندوں سے یہ نکتہ ہے مشہور
کتب میں عقل ہے عاقل ہے درگور

انیس کنج تنہائی کتب ہیں
فروغ صبح دانائی کتب ہیں

معلم ہین وہ بے مزد و منت
تجھے دانش کی وہ سکھلائین حکمت

ندیمان سراسر مغز ہین وہ
لباس پوستین ہین نغز ہین وہ

حقیقت مین ہین گویا گو ہین خاموش
خموشی اونکی ہے سرمایۂ ہوش

مثال غنچہ ہین اوراق سے پر
ورق یکایک کی قیمت ہے دو صد در

یہ سب آپس مین ہین ہم رو و ہم پشت
جو کوی رکھدے لب پر اونکے انگشت

بہ تقریر مسرت غم بھلا دین
ہزارون گوہر معنی دکھا دین

کبھی مانند معانی باطنون کے
دکھاتے ہین حقیقت کے طریقے

کبھی حالات ماضی کو سنائین
کبھی اخبار آئندہ بتائین

اگر تجھکو توجہ ہو نہ کلی
کیا کر سیر ہی اونکی تو خالی

جب اپنا راز دل چاہے تو کہنا
تو پہلے سوچ لے نیک و بد اوسکا

قفس سے مرغ جب پرواز کر جائے
بہت مشکل ہے پھر وہ دام مین آئے

کرے جو پند تجھکو پند فرما
تو دانائی سے اپنے دلمین دیکھا

تو کر پرہیز نخوت سے ہمیشہ
ہمیشہ عاجزی رکھ اپنا پیشہ

جو دانہ خاک پر گر جاے ہے خوار
اوٹھا لیتے ہین مرغ اوسکو بمنقار

نہ نادان سیکھے در بدر پند ہو
پدر کو چھوڑ فرزند ہنر ہو

یہہ جانے وہ جسے دانش سے مس ہے
کہ دانا کے لیے یک حرف بس ہے

یہان اگر کوئی ہمارے ابناے جنس مین سے ہمسے یہہ سوال کرے کہ کیا انگلستان مین لڑکیون کی بھی تعلیم ہوتی ہے تو ہم اوسکو یہہ جواب شافی دین کہ وہان کے والدین کا لڑکون اور لڑکیون پر برابر پیار ہے اور دونون کی تعلیم مین اونکی جان اور اونکا مال نثار ہے اے ارباب دانش کیا لڑکیون کی آنکھین نہین ہین جو پڑھانا اونکا دشوار ہو وہان تو اندھے پڑھاے جاتے ہین یہہ بات قرین اعتبار ہو ✣

نتائج علوم و فنون انگلستان

ریل کے گھوڑے چل نکلے چال مین باد صرصر سے اول نکلے

یہہ تمند باد رفتار بڑا چالاک ہے آگ پانی اسکی خوراک ہے

کبھی انگلستان مین ایک بڑھیا نے یہہ دعوی کیا تھا کہ جو مین

سفر پر کمر باندھون تو ایک گھنٹہ مین ستر کوس راستہ

طے کرلون بلکہ راہ مین اپنا چرخہ کاتتی اور اپنے بوڑھے

خاوند کی خبرگیری کرتی جاؤن حضرات اوس بڑھیا کی یہہ

دور اندیشی دلیل اسپر تھی کہ ایک زمانہ وہ آئیگا جو ریل کا

کھیل دکھلائے گا۔ تار تیز رفتار آنًا فانًا بعد المشرقین

کی خبر لاتا ہے جن قدمون جاتا ہے اونہین قدمون پھر آتا ہے

بیلون کا عرش پر دماغ ہے گویا فانوس آسمان کا چراغ ہے

فوٹوگرافی سحر ساکر دیتی ہے جسکو دیکھتی ہے شیشہ مین اتار لیتی ہے

مصور چین کے اوسکے آگے چین مانتے ہین کہتے ہین کہ ایسی صورتگری
ہم نہین جانتے ہین - سٹرکون کی وسعت اور فسحت فرحت
ناک ہے وہی زمین اب روے زمین کی ناک ہے - نہرین
جابجا روان ہین دل کشمیر مین ایسی کیفیتین کہان ہین -
گاس کی روشنی نہایت شفاف ہے چاندنی ایسی کہان صاف ہے
المختصر ایک ایک کارخانہ وہان کا عالم طلسمات ہے اور
کلون کے ہاتھہ ہر ایک کارخانہ کی بات ہے

مجھسے بے صنعتین ہیں کہتے ہین	ہم تو عقلا کے ہاتھہ ہی بکتے ہین
گر تو مداحی کا ہے دم بھرتا	اونکی تعریف کیون نہین کرتا

تعریف اہل علوم و فنون انگلستان

ان عجایبات کے بانی مبانی وہین کے انسان ہین ارسطو ہین
افلاطون ہین لقمان ہین صاحب عزم کیسے ہین سب جانتے ہین
جیسے ہین میدان رزم مین شیر ہین برہنہ شمشیر ہین

بزم صلح مین خوش تدبیر ہین روشن ضمیر ہین دخانی جہازون پر سوار ہین کبھی سمندر کی کونڈی کے اس پار کبھی اوس پار ہین تمام ہندوستان اونکے زیر نگین ہے اونکے صاحب سیف و قلم ہونے مین شک نہین ہے یقین ہے اون کے ارادون مین ہان ہے نہین کہان ہے سبحان اللہ اس سلطنت کا کیا کرّو فر ہے رعایا کے حق مین بجاے مادر و پدر ہے عدل مین دادگستری ہے کرم مین غریب پروری ہے الٰہی جب تک گنگا جمنا مین جل رہے جاہ و جلال انگریزی اٹل رہے +

توجہ سلطنت انگریزی درباب رفاہ عام

سرکار گردون اقتدار انگریزی کی توجہ تام اس کام مین مبذول ہے کہ جو نعمتین خداے کریم نے انگلستان کو عطا فرمائی ہین اونسے ملک ہندوستان کا بھی نفع ہاوے اور ہر شخص حالت

رفاہ حاصل کرکے اوسکی نیکیون کا جس گاوے دیکھو ریل چل گئی تار لگ گیا سب نے نفع پایا کون ٹھگ گیا باب تجارت کو ان دونون نے فراخ کیا ابعاد بلاد و امصار کو بایکدیگر دست وگریبان کردیا کاٹلی صاحب نے نہر گنگا کی ہردوار سے کاٹکر کانپور مین ملائی اور وہ متواتر خشک سالیون مین بہت آڑے آئی العظمۃ للہ اس نہر کے لانے مین بڑی بڑی حکمتین عمل مین آئی ہین اور وہ حکمتین ہی رڑکی کے نیچے سولانی ندی کے اوپر پل باندھ کر اوس پل پر نہر کولائی ہین جی مین آتا ہے کہ اس موقع پر کچھ تعریف رڑکی کے کارخانہ دخانی کی قید تحریر مین لاؤن پھر سوچتا ہون کہ دوسری چال چلکر پہلی چال نہ بھول جاؤن غرض اوسکے طول دینے مین البتہ نقصان ہے اور یہان بر سبیل انتصار ضرورت بیان ہے یہہ کارخانہ لب نہر صدر نشین ہے اور وہ نہر کے کام مین بہت مددگار

اور معدن ہے لوہے اور لکڑی کا کام کل سے رواں ہے اوسکی تعریف زاید از حوصلۂ بیان ہے بیماروں کے لیے شفاخانوں کا اور بھی طول ہے بیان اونکا ذکر بھی فضول ہے باران تعلیم و تربیت کی خوب بارش ہے اور اس اسباب کی روز بروز افزایش ہے بڑے بڑے شہروں مین کالج بنگلے گانون گانون مین سررشتۂ تعلیم کے تمدکرے ہونے لگے کالجوں کی فیض سے غریب غنی ہوگئے وناقابلِ علم کی بدولت آدمی بنے گئے فی الحال سررشتۂ تعلیم کا اثر ہوگیا ہے کہ چرچا تعلیم و تعلم کا شہر شہر گانوں گانوں گھر گھر ہوگیا ہے ہر چند تعلیم سرکاری نے بعد مدت دراز اپنا نقشہ دلوں مین جمایا مگر صبح کے بھولے ہوؤں کو شام تک اپنے گھر لے ہی آیا فی الحال ہر قوم نے اپنی اولاد ذکور کا پڑھانا تو مفید اور مستلزم سمجھ لیا ہے مگر اولاد اناث کی تعلیم کی طرف بخوبی وہیان نہین دیا ہے یہہ باغ بھی باغبانوں کی توجہ سے

سرسبز ہو جائیگا اور رفتہ رفتہ میوہ کھلائیگا اور ہیولا جناب گردون
رکاب نواب معلی القاب سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک
مغربی و شمالی دام دولتہم و زاد صولتہم بہزار التفات اس کار خیر پر بلیغ
توجہ کافی اور سعی وافی مبذول فرماتے ہین اور جو حقوق چارہ سازی اور
فیاضی کے خداوندان نصفت نشان پر واجب ہین بے کم وکاست ظہور مین لاتے
ہین لڑکیان ہزار ہزار زبان سے دعا کر رہی ہین کہ اے قاضی الحاجات
ہماری تعلیم کا سنبھال ہمارے مربی دوجہان دادرس درماندگان نواب
ممدوح الالقاب کے چشمہ التفات سے جلد سیراب اور محکم اساس ہو اور
بدسگالان اقبال عدو مال سلطنت انگریزی کا ستیاناس ہو ❊

جملہ معترضہ بطور سوال وجواب

سوال یہہ عقدہ ہمارے ناخن فکر سے نہین کھلتا ہے اور یہہ دقیقہ
میزان قیاس مین نہین تلتا ہے کہ اس دیار مین موافق مرضی سرکار اشاعت
تعلیم مین کیون فہمیدہ ہوئی شفاخانون کا علاج کرانے مین کہان

اتنی تاخیر ہوئی ریل کی سواری کو بے وسواس اختیار کرلیا
اوسنے اپنی منزل مین سب قومون کو متفق کردیا بتاؤ کہ ہمارے
ابنائے جنس کا نتیجہ خوش پسندی کیا ہے اور اونکے دیگ خیالات کا پلاؤ
کیا ہے **جواب** ہماری سمجھ مین جو لوگ غرضمند ہین وہ دام جہالت
مین پابند ہین تعلیم کو یون بد پرسند کیا کہ وہ اونکے نزدیک فقط
دفترون کی نوکری کے لیے کار آمد معلوم ہوا۔ بھلا جب ہم وہ نوکری
نہین کرینگے اور ہی کسی حیلے سے پیٹ بھرینگے ہل جوت کھا لینگے
کسیکی بندوق اوٹھائینگے پھر کیون پڑہین کیون مصیبت مین پڑین
اور جو پڑہنا چاہینگے تو معلوم کا کہین کال پڑگیا ہے جہان جاینگے
وہان سبق پڑہ آئینگے ہمارے کام کی کتاب زلیخا اور یا دہورام
ہمین اقلیدس سے کیا کام ہے یہہ لکیرون کی کتاب کس عقلمند نے
بنائی ہے نہ جسمین کوئی قصہ ہے نہ عبارت آرائی ہے جبر و مقابلہ
مین تو لاہی لا ہے وہ بھی بڑی بلا ہے اگر تواریخ پر نکر ہے ہمنے

یہہ سیکھ لیا کہ فلان سنہ مین اکبر شاہ نے رحلت فرمائی اور جہانگیر
نے تخت سلطنت پر جلوس کیا۔ فرمایئے ہمارے ہاتھ کیا آیا۔ ناحق
وقت گنوایا۔ نقل ہے کہ کسی نے ایک طالب العلم سے پوچھا کہ دو اور
دو کے کہا چار روٹیان۔ یہان قدر روٹیون کی ہے علم کی قدر
کہان۔ جغرافیہ یہہ بتلاتا ہے کہ زمین گول ہے جیسے نارنگی
بتلایئے ہمین کیا پھل ملا یہہ نارنگی ہم نے کھالی۔ شفاخانون
کی قدردانی مین بھی قدرے تامل ہوا وہ بھی اسلیئے کہ یہان بھی
گھر گھر طبیب ہین در در بید پھر شفاخانون کے علاج کی کیا قید
وہان سالٹ یہان گلقند ہے پھر میٹھا کھانیکی کسی سوگند ہے
عجب دیکھا کہ وہان صفت کا علاج ہے اور اوسکا یہہ حال ہے
پھر مفت کی شراب قاضی کو بھی حلال ہے۔ ریل مین جو نئی
سواری اختیار کی گئی اور جملہ اقوام کے متفق بیٹھنے مین کچھہ
تکرار ہوا وہ بھی اسکی وجہ معقول یہہ خیال مین آئی کہ وہ سواری

محنت رایگان ہے سدا اور اُسکا اثر پریشان ہے لاہور کے ضلع کے کاشتکارون
پر جب بیہودہ بل سکے نہ ۔ کب وہ گھر سے یہہ وجہ جب تحصیلدارون
کو شرین میں پہنچا ہے تو کہا وہ اس کیا تردد کیجا ہے یہان اس
بات کا تجربہ ہو چکا ہے کہ جو کہ مدرسہ جات مین نیچی ذات کے لوگون
لڑکا بیٹھا فساد کھڑا ہو گیا جی چاہتا ہے کہ پہلے تھوڑا سا حال
یہان کی تعلیم و تعلم کا حوالہ قلم بناز رقم کرون اور پھر اپنے مطلب کی خبر لون

بیان تعلیم و تعلم دیار ہند

قیاس یہہ کہتا ہے اور رواج عام بھی یہہ بتاتا ہے کہ کسیوقت
اس جوارمین القدر کارروائی تعلیم ایکی کی مقدار مقرر ہو گئی فارسی
مین لیاقت اولی کی کتابین گلستان بوستان انشا خلیفہ یا محمود
اور زلیخا تجویز کی گئین سو وہ بھی بتمام نہین اور جو ان
کتابون پر بہار دانش سکندرنامہ ابوالفضل اور دیوان
غنی کا کچھہ حصہ مستزاد ہو گیا تو یہہ لیاقت درجہ اعلی کی ہو گی

جسنے مادّہ لیاقت اوس کا پیدا کرکے شُدبُد لکھہ لیا وہ متصدی ٹھہرا اور جو بہار دانش کے پرتو پر مقفے عبارت لکھنے لگا وہ منشی کہلایا یہہ تو متعلمون کی تعریف ہوئی اب لیجیے معلمون کو اونکے بھی دو درجے قایم ہوئے ایک میانجی کا دوسرا مولوی کا میانجیون مین فقط فارسی کی لیاقت ہوتی ہے اور مولویون کو فارسی اور عربی دونون مین مہارت ہوتی ہے میانجی کا درجہ چھوٹا ہے مولوی کا درجہ بڑا ہے ہرچند اس تعلیم کے درجے ایسے حقیر ہین مگر ابتک لوگ اسی لکیر پر فقیر ہین اب رہا پڑہنا پڑہانا برہمنون کا سو زبان سنسکرت کو انھون نے اپنے ہی اختیار مین رکھا دوسری قوم کو اوسمین دخل نہین دیا یہان شک ہے اگر یہہ سمجھا جاے کہ برہمنون نے زبان سنسکرت مین دوسرے کی مداخلت پسند نہین کی تو اب وہ زبان انگریزون کی مشق مین کیونکر آئی اور بڑی بڑی پوتھیون کا ترجمہ انگریزی مین کیونکر ہوگیا اور جو یہہ خیال کیا جاے کہ سواے برہمنون کے اس

زبان کے سیکھنے مین اور کسی ہندو کا مونہہ نہ پڑا سوا اس خیال مین بھی خامی کا اندیشہ ہے بہہ نہو یہہ بھی غرض کا مقتضا ہے بہرحال جس برہمن نے کرم کانڈ سیکھہ لیا اوسکی پنڈتائی درجہ ادنے کی ہوئی اور جسنے کچھہ بیاکرن اور کچھہ جوتش مین مہارت پیدا کرلی اوسکی پنڈتائی درجہ اعلی کی خیال کی گئی اس تحریر سے ناظرین کتاب یہہ نہ سمجھین کہ اس ملک مین فضیلت کا نام نرہا ہیں وکرنا درکا لمعدوم سمجھکر ذکر عام لکھا مین چاہتا ہون کہ جلد اپنی منزل مقصود پہ پہنچ جاؤن سر راستہ جھاڑ کا ہے پہونک پھونک کر پاؤن دھرتا ہون

تجمل تعلیم کا ہندوستان مین

عربی اور سنسکرت زبان کی کتب علمیہ جو دستیاب ہوئین وہ بزبان تمنا اس سرکاری کو یہہ دعا دیتی ہین کہ تم قیامت تک سرسبز اور آباد رہو اور تمھاری ترقی کا ستارہ ہمیشہ

تابان اور درخشان رہے تمنے ہمین از سر نو حیات بخشی اور
تمھاری توجہ سے ہمنے پھر رونق پائی - پھر یہ تھا کہ ہر یادی ہے کہ
میرے بیچ مین تو گھن لگ گیا تھا اقلیدس نالان ہے کہ یارون
نے میری لکیرون کو نقش باطل کر دیا تھا تاریخ کہتی ہے کہ
میری یاد دلون سے جاتی رہی اور جبر ثقیل پکارتا ہے کہ
میری تو بڑی خفت تھی حساب سنے پر ملا کہہ دیا کہ میرا حساب
تو دلون ہی مین ہوتا رہا ماحصل تقفیع اور تنزل علوم و فنون
کا حال اس ملک مین یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ جن حضرات کے
پاس ان علوم کی کتابین تھین انھون نے اون کتابون
کو صندوق سے نکال کر ہوا بھی نہین دی اس
دور اندیشی سے کہ جو کہین ہم نے اپنے گھر کی یہہ دولت
باہر نکالی اور وہ کہین عزیزون نے دیکھ لی اہل احتیاج
ہاتھ پھیلا ئینگے اوسکے حاصل کرنے مین اپنی ضرورت

دکھلائیگی ہماری بضاعت صفت ہاتھ سے جاتی رہیگی اور دریا
بنکر جا بجا رواں ہو جائیگی ہم یہہ دولت اپنے بزرگوں کی
نہ آپ کھائینگے نہ دوسرے کو کھانے دینگے اور جو کوئی ان علوم سے کچھ
بہرہ رکھتا تھا وہ سکھلانے میں یوں دریغ کرتا تھا کہ جو اوسکو سیکھہ جائیگا
میری قدر دو کوڑی کی ہو جائیگی اور ارزانی علت دکھلائیگی
اور جس کسی نے بامید فوائد ذاتی کسی شاگرد رشید پر عنایت فرمائی
اوسے کچھ کچھ تلقین کردیا مگر کلید کمال نہیں بتائی میں نے اپنی
طالبعلمی کے زمانہ میں اس بخل کا خوب امتحان کرلیا ہے بس یہہ کہنا
میرا سر مو تجاوز نہیں ہے سراسر سچا ہے شاید یہہ زمانہ وہ ہوگا جسمیں
شیخ سعدی کی کتاب گلستان شیراز سے آئی ہوگی کیونکہ اوسکی ایک
حکایت میرے قول کی شاہد ہے اوسکا یہہ ترجمہ نہ کچھ کم ہے نہ کچھ زیادہ

حکایت

ایک اوستاد فن کشتی میں طاق تھا شہرہ

اتفاق تھا تین سو ساٹھہ بند عمدہ جانتا تھا اور ان بندون سے ہر
روز نوع نوع کی کُشتی کھیلتا تھا وہ اپنے شاگردون مین سے ایک
شاگرد کو بہت چاہتا تھا تین سو انسٹھہ بند تو اُسے سکھلا دیئے
مگر ساٹھوین بند کے سکھلانے مین ہمیشہ اغماض کرتا رہا حاصل کلام
وہ طالب العلم بھی بڑا کُشتی باز مشہور ہو گیا اور اوسکے سامنے کوئی
پہلوان تاب مقاومت نہ لا سکا ایکدن اوسنے حضور مین بادشاہ
اوسوقت کے حاضر ہو کر یہہ ڈینگ ماری کہ میرے اوستاد کی فضیلت
کا باعث فقط اوسکی اوستادی ہے ورنہ قوت مین کیا اوس سے
کمتر ہون اور صنعت مین تو اوسکی برابر ہون اس بات کے سُننے سے
بادشاہ کے دل پر چوٹ لگی فرمایا اکھاڑا کیا جاوے امتحان لیا جائے
ایک جاے وسیع مین اکھاڑا مرتب ہوا اور بادشاہ نے مع
اراکین سلطنت اور پہلوانان روے زمین وہان نزول
اجلال فرمایا شاگرد فیل مست کی طرح جھومتا ہوا اکھاڑے مین آیا

اوستاد نے یہہ ذہن لڑایا کہ بیگمان یہہ شاگرد قوت مین میرا ہمسر
ہے ہمسر کیا برتر ہے پس اسوقت مین اوس بند کا پابند ہون جسے آپ
ہینے اوسکے فرشتون کو بھی خبر نہین کی ہے اور مین ہی نے اپنے
ہاتھہ مین رکھا ہے چنانچہ اوسی بند کے زور سے اوستاد نے شاگرد کو گیند
کی طرح اوٹھا لیا اور زمین پر پٹک دیا شاگرد کی تالی بج گئی اور اوستاد کو بارگاہ
سلطانی سے انعام واکرام نے عزت بخشی بادشاہ نے شاگرد کو لعنت ملامت کی کہ
دیکھہ تو بڑا بول بولا آخر نیچا دیکھا شاگرد بولا اے خداوند روئے زمین کچھہ اوستاد
کی زورآوری سے مین نہین ہارا اوسنے فقط اوس بند سے جو نہین سکھایا تھا
مجھے اس اکھاڑے مین پچھاڑا - یہہ بات یہان کی ہی نہین نہین
انگلستان کی ہے جہان تعلیم مین کمی نہین کیجاتی ہے اوسکی تکمیل مد نظر
رہتی ہے - کسی شاگرد نے ایک اوستاد قانونی سے اس شرط پر قانون
سیکھا کہ جو آپ مجھے قانون دانی مین ایسا صراف کردینگے کہ مین کسی دعوی
مین زک نہ اوٹھاؤن گا تو اسقدر زر نقد آپ کی نذر کرون گا

اوستاد نے سبب اوسکے طاق کردیا نذرانہ موعود طلب کیا شاگرد بولا
مین آپکو ایک ماشے کا پیسا نہ دونگا اگر آپ عدالت مین نالش
کرینگے تو آپ ہی ہارینگے مین جیتونگا اگر مین ہارا تو آپ نے
شرط تعلیم وفا نہین کی پھر کس مونہہ سے آپکی بات سننے گی اور جو
مین جیتا فہو المراد چشم ما روشن دلِ ما شاد انصاف کی بات
دوسری ہے مگر از روے آئین وقانون اوستاد کے کیا چل سکتی ہے
لطیفہ ایک شخص کسی شہر مین انصاف کا گھر ڈھونڈہتا پھرتا
تھا کسینے کہا کہ ہم واقف تو نہین ہین لیکن از روے قیاس
وہ اونچے دروازہ والا مکان انصاف کا ہوگا یہہ بیچارہ اوس مکان
پر پہنچا دیکھا تو ایک مرد مشین کرسی بچھاے دروازہ پر بیٹھے ہین
اسنے جھک کر سلام کیا اوسنے کہا تو کون ہے اسنے کہا حضرت سلامت
مین متلاشی خانہ انصاف ہون اوسکا دولتخانہ یہی ہے اوسنے
جوابدیا یہہ گھر تو ہمارا ہے اور ہم انصاف کے چھوٹے بھائی

آئین مین انصاف کا گھر کہین اگر جا ڈھونڈھو ہم واقف نہین ہین

تخم کی تاثیر صحبت کا اثر

جو کے کھیت مین گیہون کہان ہے ببول مین آم یہہ کہین امکان ہے نادانون کی صحبت مین دانا ہونا امر محال ہان اگر دانا نادان ہو جائے تو کیا کمال اور علی ہذا القیاس اگر دانا ون کی صحبت مین نادان دانا ہو جائے تو کیا شک کیا تامل کی جائے

پسر نوح با بدان بنشست	فرزند نوح صحبت بد مین بگڑ گیا
سگ اصحاب کہف روزی چند	نیکون کے پاس بیٹھکے سگ آدمی بنا
	ہماری سمجھ مین صحبت یا تربیت

کا اثر کچی طبیعت مین پکا ہوتا ہے اور پکی طبیعت مین کچا اطفال کی تربیت پائدار ہوتی ہے مثل رگ سنگ استوار ہوتی ہے امتحان کی بات ہے کہ جو زبان آغاز شعور مین سکھائی جاتی ہے وہ تادام حیات یاد سے نہین جاتی ہے دیکھو بچہ اول زبان اپنی مان باپ کی سیکھتا ہے پھر وہ کبھی بھول نہین جاتا ہے دانشمند اپنے بچون کا بیوقوفون کی صحبت مین بیٹھنا ناپسند کرتے ہین یعنی وہ اون بچون کو دانشمند

کرتے ہین کہتے ہین کہ بوڑہے توتے نہین پڑہتے ہین اسکے یے معنی
کہ ادہر پڑہا ادہر بہول جاتے ہین انگریز اپنے بچون کو ولایت
کیون بہیجدیتے ہین کیا وہ اونکو پیارے نہین لگتے ہین ہر شخص کو
اپنی اولاد پیاری ہے اور اپنی عقل پر افتخار ہے خدائے کریم
اونکے حال پر مہربان ہے اونکا نیر اقبال تابان ہے وہ بتقاضائے
مہرپدری اپنے بچون کو جانب ولایت اسلئے راہی کردیتے ہین کہ یہہ
عمر اونکی تربیت پذیر ہے اور وہانکی تربیت جو بے مثل اور بے نظیر ہے
اونکے حق مین مانکا شیر ہے یہ آئین ہمین لائق اور فائق ہوجاوینگے
بڑے بڑے عہدون پر امتیاز پاوینگے ہمارے کلیجے ٹہنڈے
رہینگے سب اونکو اچھا کہینگے یہان لڑکیون مین اچھی صحبت میسر
نہین ہوتی بلکہ والدین کی اسطرف کچھہ نظر نہین ہوتی ہے
لاڈ پیار کا یہہ عالم ہے کہ جو کہین لڑکا آنکھہ اوجہل ہوگیا گہر مین
رنج ہے الم ہے آنکھون کی پتلی اندہیرے گہر کا چراغ یہان نا کے

لڑکون سے خطاب ہین جب وہ آنکھون کے سامنے ہوون اونکے
والدین کے دل بیتاب ہین یہان لڑکون کی تعلیم و تربیت مین
یہہ خیال خام ہے کہ ابھی تو ہمارا لڑکا الف بے پڑھیگا ہمین اچھے
معلّم کی تلاش سے کیا کام ہے چھوٹے کام کے لئے بڑی فکر کی
ضرورت نہین ہے جو کام پیسے سے نکلتا ہو اوسکے لئے روپیہ
خرچ کر دینا دانائی کی صورت نہین ہے بہرحال یہان کے لوگ آغاز
کو دیکھتے ہین انجام پر نظر نہین کرتے ہین دانشمندون کا انجام پر دھیان
ہوتا ہے اور اسی سبب سے اون کا ہر ایک کام آسان ہوتا ہے

مباحثہ درباب تعلیم دختران

سوالات از جانب وکیل رعایا جوابات از جانب وکیل سرکار

سوال سرکار انگریزی کی کیا غرض ہے جو اپنا زر خرچ کرکے ہماری
لڑکیون کو پڑھانا چاہتی ہے؟ جواب سرکار دولت مدار کی نیت بخیر ہے
جسطرح انگلستان مین لڑکیان مثل لڑکون کے تعلیم پاتی ہین اوسی طرح

تمھاری لڑکیان بھی پڑھین اور بحالت نادانی مین نہ رہین انگلستان
مین مرد عورتون نے اخلاق سیکھے ہین باعث اسکا یہی ہے کہ وہ زیور علم و ادب
سے آراستہ و پیراستہ ہین **سوال** ہمین اختیار ہے کہ ہم اپنی لڑکیون کو پڑھاوین یا
نہ پڑھاوین سرکار کیون دخل دیتی ہے **جواب** سرکار تب دخل دیتی ہے جب تم
نہین پڑھاتے ہو سرکار ظل الٰہی ہے اگر وہ اپنی رعایا کی اصلاح مین توجہ نکرے
تو اوس سے بارگاہ الٰہی مین یہہ بازپرس کیجاویگی کہ تونے اپنے بندون کو تیرے حوالے
کیا تو تونے اونکی بہتری مین التفات کیون نہین کی پھر وہ کیا جواب دیگی اگر کوئی
اندھا بھولکر کنوئین کیطرف چلا جاوے اور سوجھتا اوسے آگاہ کردیوے کہ دیکھہ آگے
کنوان ہے تو یہہ بات اچھی ہے یا بری **سوال** ہماری لڑکیان کیا دفترون
مین جاکر چاکری کرینگی جو ہم اونھین پڑھاوین **جواب** پڑھنا کچھہ چاکری ہی کے
لئے مفید نہین ہے جتنے دنیا کے کام ہین سب کے لئے کارآمد ہے خانہ داری کا کام
ایک تعلقہ داری کا کام ہے بے تمیز عورتین ہرگز انجام نہین کرسکتین اور
جو تم یہہ کہو کہ اگر ہمارے گھر کا کام ہماری عورتین نہین کرتی ہین

کون کرجاتا ہے تو ہم پوچھتے ہین کہ تمھارے نزدیک عورتون کا کام فقط چکی پیسنا روٹی پکانا ہے جسکو وہ اچھی طرح کرلیتی ہین ظاہرا باقی اونکے کام جو کرتے ہوںگے خانگی حساب وکتاب کا رکھنا اونکا کام ہے یا تمھارا گھر کا بندوبست اونکے اختیار مین ہے یا تمھارے ظاہر ہے کہ جب بیچاری عورتون کو سو تک گنتی نہین آتی ہے پھر وہ کیا حساب رکھینگی کیا انتظام کرینگی ٭ سوال پڑھنے سے مستورات کی پردہ دری ہوجائیگی ٭

جواب سرکار خیرت شعار کو منظور نظر ہے کہ لڑکیون کے پڑھانے کو حتی الامکان عورتین ہی آلنو مقرر کیجائین اور مکان مین سرکار پردہ کا بندوبست کرے اور جن مدرسون پر تمھارا اطمینان اور اعتبار ہو سرکار بخوشی خاطر اونہین کا مشاہرہ مقرر کردیوے سرکار کی حکمت نمائی لڑکیون کی تعلیم سے ہے نہ اونکی پردہ دری سے تمھارے نزدیک عورتون کے لئے دیوارین گھر کی پردہ کافی ہین یا کپڑون کی نقاب واقعی ظاہرا یہ پردے ساتر اعضا ئے جسمانی ہین مگر تعلیم کا نور تاریکی جہل کو مستور کر دیتا ہے

سوال ہمارے بزرگون سے لڑکیون کے پڑہانیکا دستور نہین ہے ہم رسم جدید کس طرح اختیار کرین؟ جواب بالفرض اگر کسی اچھی رسم کے رواج دینے مین کسی سبب سے بزرگون نے خطا کی ہو کیونکہ خطا مقتضائے بشریت ہے تو یہہ لازم نہین ہے کہ چھوٹے بھی اوس غلطی کو صحیح نکرین دانشمندونکا قول تو یہہ ہے کہ جو کام باپ سے نہ ہوسکے بیٹا سعادتمند اوسکو پورا کرے تمیز اور لیاقت کا پیدا کرنا انسانیت مین داخل ہے اس باب مین لکیر پٹینا محض لا حاصل ہے جو بزرگ ہندون کے مسلمانون کے عہد سے پہلے تھے اونکے وقت مین فارسی پڑہنے کی رسم کہان تھی جب مسلمانون کی یہان سلطنت ہوئی پھر اونکے خردون نے زبان فارسی کیون سیکھی اور یہہ خیال کیون نہ کیا کہ یہہ فارسی ہم خلاف رسم اپنے بزرگون کے پڑھتے ہین اور علی ہذا القیاس قبل از سلطنت انگریزی یہان زبان انگریزی کون جانتا تھا جسکے سیکھنے پر اب ہم تم سب آمادہ ہین بہرحال لڑکیونکا پڑہانا خلاف شائستہ نہین ہے پھر کچھ محل خوف وخطر نہین ہے

سوال جب عورتین پڑھ جائینگی گھر کا کاروبار چھوڑ دینگی ؟ جواب
چھوڑ نہین دینگی بہت صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ انصرام کرینگی علی الصباح بستر
خواب سے اوٹھنے کی عادت ڈالینگی اپنی پوشاک پاک صاف رکھینگی تمھارے
گھر مین غلاظت کا نام تک نہ رہنے دینگی جو تندرستی کے حق مین سراسر مضر ہے
قسم قسم کے کھانے لذیذ اور خوشگوار پکا پکا کر تمھین کھلایا کرینگی تمھاری اطاعت
اور رضا جوئی کو اپنا فخر سمجھینگی تمھارے بچون کی اچھی طرح احتیاط رکھینگی
بچے اونکی صحبت سے شایستہ اور تمیزدار ہونگے بالفرض اگر وہ از روے نفرت
ایک ٹکے کا کام چھوڑ دینگی تو اوسکی عوض چھ ٹکے کا کر لینگی مثلاً اگر
چکی کا کام چھوڑ دینگی تو سوئی کا کام نعم البدل کرینگی تمھین اونکی
لیاقت کے بھروسے پر گھر کی طرف سے ہر طرح کی دلجمعی رہیگی
اور جب گھر کی طرف سے دلجمعی رہیگی تم بے وسواس کھاتے کماتے
رہیگے سوال جب سب عورتین پڑھ جائینگی پھر چکی کون پیسے گا ؟
جواب جب خدا کے فضل سے ایسا وقت آجائیگا پانی کی چکیان

ہوا کی چلیان کثرت سے ہو جاینگی تم آٹھے کا کچھ فکر مت کرو سوال ہماری لڑکیان
پرائے گھر جاینگی یعنی جب اونکا بیاہ ہو جائیگا اپنی سسرال کو
چلی جاینگی ہمین اونکے پڑہانے سے کیا ملے گا + جواب
تمھین یہہ نام وری ملیگی کہ اون لڑکیون کی سسرال والے
سب خوش ہو ہو کر یہہ کہینگے کہ زہے ہمارے نصیب جو ہمارے
بیٹون کی بہوئین ایسی باتمیز آئین کہ جنکے شعور اور لیاقت سے
ہمارے گھر نے رونق پائی آفرین صد آفرین اونکے مان باپون کو
جنہون نے اونھین ایسا سلیقہ شعار اور تمیز دار بنایا اور اون
لڑکیون کی بہت عزت اور توقیر ہو گی - نقل ہے کہ کسی بیوقوف
گھر مین کسی باتمیز گھر کی لڑکی بیاہی آئی وہان کسی بچے نے
کھیل مین اپنی انگلی دیوار کے سوراخ مین دیدی اور وہ اونگلی
پھنس گئی سب نے یہہ راے دی کہ دیوار گرائی جاے کسیکی یہہ تجویز ٹھہری
کہ وہ اونگلی ہی قلم کردیجاے یہہ تجویزات نامعقول سنکر عروس

باتمیز نے کہا مین بھی تو دیکھون یہہ ماجرا کیا ہے اور اوسنے لوگون
کی حماقت پر تبسم کرکے اونگلی سوراخ سے کھینچ لی سب چھوٹے بڑے
اوسکے پاؤن پر سر دھرنے لگے اور کہنے لگے کہ انسے بہتو تو سچی دیوی ہے خلاصہ
یہہ ہے کہ تمیز سبکو عزیز ہے اور وہ تعلیم سے آتی ہے سوالات از جانب
وکیل سرکار و جوابات منجانب وکیل رعایا سوال تمہاری عورتین
بتلا سکتی ہین کہ ایک سیر مین کے چھٹانک اور ایک تولے مین کے ماشے
ہوتے ہین ؟ جواب نہین سوال اگر تمہاری عورتون سے یہہ سوال کیا
جاے کہ تمہارے گھر مین تین چھٹانک روز گھی کا خرچ ہے اور گھی کا نرخ
ڈیڑہ سیر تین چھٹانک ہے بتاؤ کہ ایک مہینے مین کتنا گھی خرچ ہوگا اور
اوسکی قیمت کیا ہوگی تمھین یقین ہے کہ وہ یہہ سوال حل کر سکینگی ؟
جواب نہین سوال اگر کوئی سنار ایک زیور طلائی بناکر
تمھاری عورتون کے پاس لاے اور کہے کہ یہہ زیور تول مین سوا گیارہ
روپیہ بھر ہے اور سونے کا بھاؤ ساڑھے سترہ روپیہ تولہ ہے اور میری

مزدوری تولے پیچھے پونے تین آنے ہوتے ہین تم باور کروگے کہ وہ
سونار کا حساب ٹھیک کرونگی ؟ جواب نہین سوال جب تم
پردیس مین ہوگے اور اپنی کمائی سیدھی اپنی عورتون کے پاس
بھیجتے رہوگے تمھین اطمینان ہے کہ جب تم گھر جاؤگے
سوائے زبانی جمع و خرچ کے اور کچھہ حساب تحریری بھی پاؤگے ؟
جواب نہین سوال ان صورتون مین جنکا اوپر بیان ہوا تمھارے
گھر اور تمھارے زر کا صریح نقصان ہے یا نہین ؟ جواب
ہے سوال بیاہ براتون مین عورتون کے جھنڈ کے جھنڈ
فحش گاتے ہوئے سر بازار نکلتے ہین اور جب براتی کھانیکو بیٹھتے
ہین کوٹھون پر چڑھ کر باآواز بلند اونکو مغلظات گالیان سناتی
ہین یہہ حرکات ناپسندیدہ اونکے تمھارے نزدیک داخل تہذیب ہین ؟
جواب نہین سوال بعض معاملات خانگی ایسے ہوتے ہین کہ جنکا چھپانا
غیرون سے لازم آتا ہے اب فرض کرو کہ تم سفر مین ہو اور تمنے

اپنی عورتون کو خط لکھا اور اوسمین کوئی پردہ کی بات لکھی اور تمھاری
عورتون نے کسی مرد اجنبی کو بُلا کر وہ خط اوسے دیدیا کہ ہمین پڑھ کر
سنا دو اور اوسنے پڑہ دیا بولو راز مخفی تمھارا افاش ہوگیا یا نہین ہے
جواب ہوگیا سوال اگر کوئی خط تمھارا تمھاری عورتون نے تمھارے
کسی بداندیش سے پڑہایا اور اوسنے اپنی طرف سے کوئی ایسی نامعقول
بات بناکر تمھاری عورتون کو سنادی کہ اونہین تیر سی لگ گئی کہو یہہ
بات بری ہوئی یا نہین ہے جواب ہوئی - یہان ایک نقل مناسب حال
مندرج کیجاتی ہے کسی نے اپنے گھر خط بھیجا اور اوسمین یہہ لکھا کہ ہمنے فلان
سرکار مین بڑا عہدہ پایا ہے عورتون نے وہ خط میانجی سے پڑہوایا
میانجی نے پڑہ کر ڈہاڑ مار کر رونا شروع کیا عورتون نے پوچھا میانجی خیر تو ہے تم
کیون رونے لگے میانجی نے کہا تم بھی رو عورتین بھی رونے پیٹنے لگین یہہ
واویلا سنکر پاس پڑوس کے لوگ جمع ہوگئے اور میانجی سے خط کا حال پوچھنے
لگے میانجی نے اونھین بھی رونے کی اجازت دی کسی دانشمند نے کہا لاؤ

میانجی وہ خط ہم بھی تو پڑھین دیکھین اوسمین کیا لکھا ہے اور یہ رونا کیون مچ گیا ہے خط جو پڑھا تو اوسمین ترقی عہدہ کی خبر مندرج تھی پوچھا میانجی تمنے خوشی کا غم کیون کر دیا آپ روئے اور رون کو رولا دیا میانجی نے کہا ستونی نے تو یون رو یا کہ وہ ایسی شروت پا کر مجھے کیون نوکر رکھینگے اچھا معلم تلاش کرینگے میری روٹیون مین خلل آجائیگا عورتون کو رونے کے لئیے یون کہدیا کہ اب تمھاری طرف سے بھی اونکا التفات کم ہو جائیگا پڑوسیون کو اسلئے رولا یا کہ جب وہ تزک و حشام سے وطن خانہ پر تشریف لائینگے تمھارے مکانون کو رتھ خانے اور اصطبل وغیرہ کے لئے تجویز کرینگے

سوال تم اپنے یہان کی عورتون کو ناقص العقل کیون کہتے ہو؟

جواب اونمین دانش و تمیز نہین ہوتی ہے **سوال** دانش اور تمیز کا حاصل ہونا کس بات پر منحصر ہے؟ **جواب** تعلیم اور تربیت پر

سوال عورتون کی تعلیم و تربیت کس کے اختیار مین ہے؟

جواب طفلی مین اونکے والدین کے اختیار مین ❊

سوال پھر عورتون کی تعلیم و تربیت کے نہونے مین قصور عورتون کا
ہے یا اونکے والدین کا؟ جواب اونکے والدین کا سوال تم اپنی
لڑکیون کے خیر خواہ ہو یا بدخواہ ہو؟ جواب بھلا اپنی اولاد کا کوئی بھی
بدخواہ ہوتا ہے سوال تمنے اس مباحثہ مین اپنے سوالون کے جواب معقول
پائے یا نہین؟ جواب معقول پھر معقول سوال سوالات سرکاری
کو تم نے برضا و رغبت تسلیم کیا یا نہین؟ جواب
بخوشی خاطر ہمنے تسلیم کیا المختصر مباحثہ تمام ہوا اور اوسکے آغاز
کا بوجوہ شایستہ انجام ہوا اب مقتضاے دانش و صوابدید
بینش یہی ہے کہ تم اپنی اپنی لڑکیون کی تعلیم و تربیت مین کچھ
ہرج مت ڈالو اور یہہ کام آج کا کل پر مت ٹالو گیا وقت پھر
ہاتھہ نہین آتا ہے وہ تیر بھی پھر آتا ہے جو کمان سے نکل جاتا ہے
کار خیر مین استخارہ کی حاجت کیا بیچاری لڑکیون کے حق مین
صرف نیکی کا سوچ سراسر بجا ہے

وقت کی تصویر اور وقت کا بیان

زمانہ قدیم مین یونان اور رومیہ کبری کے مصورون نے ذہنی صورتون کے
بتون کو تراش لیا تھا مثلاً آسمان کے نام کا ایک بت سمندر کے نام کا
ایک بت وغیرہ ازانجملہ وقت کا بھی ایک بت گھڑا تھا اس فرضی صورت
پر ایک بوڑھا فقط پیشانی پر کچھ بال باقی سر گنجا ایک ہاتھ مین گھانس کاٹنے کا
ایک لمبا ہنسیا دوسرے ہاتھ مین ایک بالو کی گھڑی بوڑھا اسلیے کہ اوسکی عمر
بہت بڑی ہے پیشانی پر فقط کچھ بال اسلیے کہ اوسے آگے سے پکڑ سکتے ہین
باقی گنجا اسلیے کہ پیچھے سے ہاتھ نہین آتا ہے ایک ہاتھ مین ہنسیا اسلیے
کہ جسطرح ہنسیے سے گھانس کٹتی چلی جاتی ہے اوسیطرح وہ بھی کاٹتا چلا جاتا ہے
دوسرے ہاتھ مین بالو کی گھڑی اسلیے کہ جسطرح بالو کا دورہ شیشے مین رہتا ہے
اسیطرح وہ بھی پلٹا کھاتا ہے انجیل مین لکھا ہے کہ وقت کی تشبیہ گھانس
اور گھانس کی پھولون کے ساتھ ہے جسکا وجود آج ہے کل نہین تلسی داس
نے اپنی رامائن مین وقت کی بہت اچھی تعریف لکھی ہے

کہتے ہین کہ لحظے گھڑیان گھنٹے دن مہینے برس یہ سب لوکدار تیر ہین اور ان تیرون کی کمان وقت ہے ایک فارسی کی رباعی کا مضمون بابت وقت کی تعریف مین قابل تحسین ہے شاعر کہتا ہے کہ یہہ باتین تو مین فرض کر سکتا ہون کہ آج آسمان ناموافق ہے کل موافق ہوجائیگا آج رنج ہے کل راحت ہوجائیگی مگر یہہ فرض نہین کر سکتا ہون کہ یاران گذشتہ پھر ملجائینگے اور وقت گذشتہ پھر لوٹ آئیگا اب اگر ناظرین کتاب بگوش غور سماعت فرمائین تو مین موافق اپنی عقل کے مضمون تعلیم عورات گذارش کرون *

مضمون تعلیم عورات

عقل حیران ہے حیران کیسی پریشان ہے کہ دولت لازوال تعلیم و تربیت سے لڑکیان کیون محروم رہتی ہین اور اسلئے اوس بے تمیزی اور ناقص العقلی کے طعن و تشنیع کیون سہتی ہین اگر خدا تعالی ان لڑکیون کے موںہہ مین زبان نہ دیتا اور نہ سر آنکھین بناتا تو یہہ صبر آتا کہ بغیر زبان کے کیونکر بول سکینگی

اور بغیر آنکھوں کے حروف کیونکر پہچانینگی سوا اوسکے حکیم عملی الاطلاق نے
لڑکوں اور لڑکیوں کو پانچوں قوتیں برابر دی ہیں اور اون قوتوں کے
یہہ نام ہیں دیکھنا۔ سُننا۔ سونگھنا۔ چکھنا۔ چھونا۔ دیکھنے کی قوت آنکھوں میں
ہے سُننے کی کان میں سونگھنے کی ناک میں چکھنے کی زبان میں چھونیکی
جسم میں اور جو یہہ خیال کیا جاوے کہ شاید شاستر اونکی تعلیم کا مانع ہو گا سو
شاستر پکار پکار کہہ رہا ہے کہ جو ماں باپ اپنی اولاد کو نہیں پڑہاتے ہیں
وہ اونکی دشمن ہیں پس سب جانتے ہیں کہ اولاد میں لڑکے اور لڑکیاں
دونوں شامل ہیں اور کوئی ماں باپ یہہ بات ہرگز نہیں کہہ سکتا ہے
ہماری لڑکی ہماری اولاد نہیں ہے استری چریا میں بحوالہ اکثر بڑے
شاستروں کے جو کچھہ لڑکیوں اور عورتوں کے حق میں لکھا ہے یہاں اوسکا
ترجمہ کیا جاتا ہے ۔ جب لڑکیاں بولنے لگیں لڑکوں کی طرح اونہیں
پڑہانا لکھانا مناسب ہے اور عورتوں کو بوسیلہ زبان دیسی تعلیم
فنون واجب ہے عورتوں کو فقط وید پڑہانا ناجایز ہے جو خاوند کھانے

کپڑے کا کچھ بند و بست کرکے سفر مین چلا جائے تو عورت کو چاہیے کہ
حتی الامکان اوسی سامان سے اپنا نباہ کرے اور اگر گھر کو بیا ماں کی حالت
مین چھوڑکر چلا جاے تو اوس نیکبخت کو لازم ہے کہ بوسیلہ مزد اون
فنون کے اپنی اوقات بسر کرے عورتون کو چاہیے کہ نور کے تڑکے اوٹھا
کرین پھیر گھر کی صفائی کی طرف توجہ کیا کرین پھر برتنون کو خوب صاف
کرایا کرین پھیر بتوجہ خاطر رسوئی بنایا کرین اور پھیر ساس سسر اور دیگر
کو بتواضع تمام کھلایا کرین کپڑے ایسے نہ پہنا کرین جنمین اوسکا جسم نظر
آجایا کرے دروازہ پر بیٹھنا جھروکون سے جھانکنا غیر کے گھر سونا
عورتون کے حق مین معیوب ہے جب رامچندر بن کو سدہارے
تھے مین مقام اونکا اتری رکھہ کے استھان پر ہوا اوسوقت
انسویا رکھہ کی استری نے سیتا کو جو پند آمیز باتین سنائین اونکا
ترجمہ تلسی کرت رامائن سے کیا جاتا ہے ۔ اے سیتا مین تمھارے
سامنے ایک مضمون اخلاق عورات بیان کرتی ہون کہ وہ زمان آیندہ

مین عورتون کے لئے بہت کارآمد ہوگا ماں باپ بھائیون کا سلوک
اندازہ سے باہر نہین ہوتا ہے مگر خاوند کا سلوک بے اندازہ ہے وہ عورتین
بہت بُری ہین جو اپنے خاوند کی خدمت نہین کرتی ہین صبر ایمان
دوست اور عورت ان چارون کا امتحان تکلیف کی حالت مین خوب
ہوتا ہے جو عورتین اپنے خاوند اندھے بہرے کوڑھی اور اپاہج کی اچھی طرح
تعظیم و تکریم نہین کرتی ہین وہ دوزخ مین پڑینگی اور وہان کی عقوبتون
مین پڑینگی و بدی کی راہ سے چار قسم کی عورتین پائی جاتی ہین ایک
بہت اچھی دوسری اچھی تیسری بُری چوتھی بہت بُری اول کو خواب
و خیال مین بھی سوائے اپنے خاوند کے دوسرا نظر نہین آتا ہے دوسرے
غیرون کے خاوندون کو باپ بھائی اور بیٹون کی طرح دیکھتی ہین جو عورتین
اپنے دین وایمان یا خاندان کا خیال کر کے طریق ناہنجار پر قدم نہین دھرتی
ہین اونکا درجہ بُرا ہے کسو واسطے کہ اونمین بھی مادہ شرارت پایا جاتا ہے
نیکی یہی ہے کہ اونکے دل ہی مین ایسے خیالات نہ آئین اور جو عورتین

ہمارے بچے اب تعلیم کے لایق ہو گئے ہونگے اونھین یہہ سوجھتا ہوگا کہ
انھین مکتب مین بٹھائین یا جو لڑکے ہم معلم کے حوالہ کر آئے ہین وہ ہین
اپنی نادانی سے اوٹھین اوٹھا نہین یعنی اگر معلم نے کسی لڑکے کو ایذا دی
کی ہوگی اور وہ لڑکا روتا ہوا اپنی مان کے پاس آیا ہوگا اور یہہ کہا ہوگا
کہ اماں آج میانجی نے مجھے ایسا مارا کہ میری کھال اودھڑ گئی ہین تو
کل سے ہرگز پڑھنے کو نجاؤن گا اماں نے کہدیا ہوگا کہ بیٹا ایسے
پڑھنے پر دھول ڈالو خالق باری تہہ کر کے طاق مین رکھ چھوڑو چولھے
مین جاے ایسا پڑھنا اس پڑھنے سے تو بھیک مانگ کھانا اچھا اون کی
فہم ناقص مین تو یہہ بات کیون سمائے گی کہ اوستاد کا جور ماں باپ کے
پیار سے بہتر ہے پوست کا مالک اوستاد اور استخوان کا مالک ماں باپ ہیں
گھر کا حال مفصل وہ ہمین کبھی نہین بتائینگی جو بات نقصان کی ہوگی
ہرگز خط مین نہین لکھائینگی یا جب گھر سے بعد انتظار بسیار خط آئیگا تو
وہ پڑھا نہ جائیگا یہان شہر ولت مین یہہ دستور ہے کہ ادھیکھرسے

ہندنی بازار مین خطوط نویسی کی دکان جمانے ہین اور بحساب اوسط
ٹکا خط کماتے ہین مین نے بھی ایسے خطون کو پڑھا مگر اچھی طرح پڑھ نہ سکا
اون خطوط کا املا تک درست نہین ہوتا پس انشا کا کیا کہنا —
نقل ہے کہ کسی افغان امیر کے یہان ایک دیوان جی تھے اونھون نے
اپنے آقا کو مہربان حاجطلی سے لکھا کسی نے کہا دیوان جی مہربان مین
تو ہار ہو رہے ہے کہا ہم اپنے بڑے کو بڑی حے ہی سے لکھینگے چھوٹی
ہے سے ہرگز نہ لکھینگے — اب مردون کے گھر مین رہنے کی تکلیفات
سنو جب وہ دیکھتے ہین کہ معمول عو تین دن چڑھے تک سوتی ہین
اپنی تندرستی کھوتی ہین گھر میلا کچیلا کاٹنے کو دوڑتا ہے روٹی
بیوقت ہوتی ہے کھانا اچھا نہین پکتا ہے ناخوش ہوتے ہین دل
ہی دل مین رہتے ہین اور یہہ سوچتے ہین کہ اگر انھین کچھہ کہینگے تکرار
ہوگی وہ زیادہ ناگوار ہوگی اور جب کوئی تیوہار آتا ہے ان
بیچارون کو بڑی فکر ہوجاتی ہے سوچتے ہین کہ جو دافق مرضی

اون ناد انون کی چیزون کا انصرام نہوگا ہمین آرام نہوگا غرض باہر
رہے تو ویسے اور گھر مین رہے تو ویسے اس مضمون کے بڑہانے مین لحاظ آتا ہے
بس مختصر کیا جاتا ہے

عورتون کی جہالت سے عورتون کے نقصان

عورتین اپنی نادانی اور حماقت سے مردون کے نزدیک محض بیوقار ہین
سراسر بے اعتبار ہین جسکی بے اعتباری ہے اوسکی خواری ہے
سچ ہے گھوڑے کا گرا سنبھل سکتا ہے پر نظرون کا گرا نہین سنبھلتا
شوہر اونکے اونہین دل و جان سے نہین چاہتے ہین بیگانے
بیگانے اونہین بیطلاق نہین سراہتے ہین نادان عورتین اپنا بسا
کا گھر مٹی کر دیتی ہین نادانی سے سامان ادبار اپنے لیے مہیا
کر لیتی ہین بعض بعض عورتین لڑ جہگڑ کر اپنی جان کھو دیتی ہین
کسی کا کیا لیتی ہین جو عورتین اپنے خاوندون اور فرزندون کے ساتھ
کج اخلاقی رکھتی ہین کیا اسمین اونکا کچھہ نقصان نہین ہے طریق

مروت کو چھوڑ بیٹھی اختیار کرتی ہین کیا اسمین اونکا ضرر ایا نہین
ہے دونون مضمونون کا یہہ ماحصل ہے کہ مردون اور عورتون مین
اتحاد نہین ہے جنگ و جدل سے لطف اڑتی ہین ہے کہ باہم گرد
ملے رہین نہ مردون کو عورتون کی شکایتین اور نہ عورتون
کو مردون سے گلے رہین یہہ بات عورتون کی تعلیم و تربیت
پر منحصر ہے ورنہ کب میسر ہے یہہ بھی نہین کہہ سکتے ہین
کہ شاید مان باپ لڑکیون کی تعلیم مین صرف زر ناگوار سمجھتے
ہونگے کیا معنی اگر وہ لڑکیون کے حق مین بخل کو کام مین لاتے
تو اونکے بیاہون مین اتنی ورخرچی نہ کیا کرتے یہہ فضول خرچی
اونپر وبال لاتی ہے اونکو بہت ستاتی ہے کسی قوم ہندو مین
اتنے بیاہون کا اسقدر صرف ہے جو زیادہ از حوصلہ ظرف ہے
راجپوتون مین دختر کشی کا باعث بہ تلاش حکام انگریزی یہی پایا
گیا کہ لڑکیون کے بیاہون کا بوجھ اونسے نہ اٹھایا گیا تو چندار

ہوگئے زیر بار ہوگئے کئی سال ہوئے کہ ضلع مین پوری مین حکام
انگریزی نے دربار کیا اور رسمیات کا راجپوتون سے محلکا لکھا لیا
کہ لڑکیون کے بیاہ مین مقدار مجوزہ سرکار سے زیادہ صرف نہ کرینگے
ورنہ سرکار کے گنہگار ٹھہرینگے اس تجویز سے اب سب کا بیاہ ہوتا ہے
غربا کی لڑکیون کا بھی موافق حیثیت کے بیاہ ہوتا ہے۔
نقل ہے کہ کسی تونگر نے اپنی بیٹی کا بیاہ بڑی دھوم دھام سے کیا اور
جہیز مین مال فراوان دیا جب وہ سسرال کو چلی زار زار رونے لگی
کسی نے پوچھا بیٹی تو کیون روتی ہے تیرے باپ نے تو اتنا کچھ
تجھے دیا ہے جس سے تمام عمر تیری بفراغت تمام
بسر ہوتی ہے اوس نے جواب دیا کہ مین اس لیے
روتی ہون کہ دیکھیے شوہر کے راضی رکھنے مین کیونکر
عہدہ برا ہوسکتی ہون ہو نہ ہو اوس وقت اوسے
یہہ خیال آگیا ہوگا کہ مین کچھ لکھی پڑھی نہین ہون ایسا

نہ ہو کہ میرا خاوند میری جہالت سے نفرت کرے اور میری نادانی
سے ناراض ہوے اور جو یہہ سوچتے ہین کہ عورتون کو سلف سے
پڑہنا نصیب نہین ہوا تو ہم اوتارون سے منزل چلا سکتے
ہین کہ عورتین خواندہ تھین ۔ کرشنا اوتار مین رکمنی
اپنے ہاتھ سے پتر لکھہ لکھکر کرشن پاس دوارکا مین
بھیجتی تھین دروپدی پانڈون کی استری خواندہ تھی
اس اوتار کے بعد راجہ بھوج کی رانی بھان وتی نے قابلیت مین نام
پیدا کیا اور اوسکی بیٹی ودیا دھری تو ایسی فاضلہ تھی کہ جسنے کالداس سے پنڈت
سے مباحثہ علمی کرکے اپنے نام کو فروغ دیا لیلاوتی کی علمیت کیا پوچھتے
اوسکی تصنیف کی ہوئی کتاب لیلاوتی دیکھہ لو ÷
الحاصل بدلائل عقلی و براہین نقلی ہمنے یہہ بات اچھی طرح
ثابت کردی بلکہ اپنی شرط جیت لی کہ لڑکیون کا پڑہانا
مثل لڑکون کے نہایت درست ہے اور نہایت بجا اور

نہ پڑہانا اونکا سراسر نادرست اور سراسر بیجا ہے لڑکیون کو پڑہانا لکھانا عین
انصاف ہے اونکو حالت جہالت مین رکھنا ناانصافی صاف ہے ان
بیچاریون کو پڑہانا چاہیے انکی حال پر ترس کھانا چاہیے ہمین یاد
آتا ہے کہ وکیل رعایا کی طرف سے ایک سوال یہہ بھی ہوا ہے کہ سرکار کو
کیا پڑی ہے جو ہماری لڑکیون کو پڑہانا چاہتی ہے اور جو جواب کہ
سرکار نے دیا ہے وہ بھی قرین عقل بہت اچھا ہے اب ہم اوس جواب کی
ترمیم کرتے ہین یعنی اوسکو وضاحت تمام ترقیم کرتے ہین سرکار منصف ہے
عادل ہے رحیم ہے کریم ہے باذل ہے لڑکون اور لڑکیون پر اوسکی توجہ
یکسان ہے احول کی آنکھ مین دو ہی نمایان ہے سبحان اللہ
سرکار کی کیا عدالت ہے زبردست اور زبردست کی ایک حالت ہے
ایکدن مینے اپنی آنکھ سے یہہ تماشا دیکھا کہ ایک چپراسی زبردستی ایک
بنئے کو دق کر رہا تھا اور کہتا تھا ہم سرکار کے چپراسی ہین تو نہین دیکھتا
بنئے نے کہا۔ اگر آپ چپراسی سرکار ہین تو ہم بھی سرکار کے دوکاندار ہین

بھلا سرکار کی کیا غرض ہے جو عوام الناس کے لڑکون کو صاحب علم
بناتی ہے پڑہا لکھا کر بڑے بڑے عہدون پر ممتاز فرماتی ہے جسکے لڑکے
کی بڑی نوکری ہوتی ہے اوسکے باپ کی بڑی ناموری ہوتی ہے اوسکی
کمائی اوسکے لگانون پاس آتی ہے یا سرکار کے خزانہ مین جاتی ہے جو
کوئی یہہ سوال جاہلانہ کرے کہ ہمارے لڑکون کو پڑہا کر سرکار نے اپنی
نوکری کرائی تو یہہ جواب نادان بھی دے سکتا ہے کہ سرکار نے چاکری
کے بدلے چاندی عطا فرمائی سرکار کی کیا غرض نکلی جو گلی گلی
کوچے کوچے صفائی کا بندوبست کیا کیا اس احسان کو لوگون نے
اچھی طرح نہین سمجھا عوام کے فائدہ کے لئے غلاظت کو صاف کرایا
اونکی اور اونکے بال بچون کی تندرستی پر دہیان فرمایا سرکار نے
شفاخانے اپنے لئے بنوائے یا رعایا کے زخمون پر پھاہے چڑہوائے
سرکار کو حیوانون کا یہہ خیال ہے کہ جو کوئی بیل یا گدہے کو اوسکی
طاقت سے زیادہ لاد دیوے کیا مجال ہے جب سرکار کے

حیوانون پر یہہ احسان ہین پھر لڑکیان تو انسان ہین اگر اونکی بقا کی طرف
سرکار نے توجہ فرمائی ترحم شاہی کی شان دکھلائی سرکار
کو فایدہ عام منظور ہے اور یہہ بات سلاطینون کی ذات مین
پر ضرور ہے سرکار کی راے رزین مین لڑکیون کا مارنا بھی
انسب ہے اور اس باب مین سرکار کی نہ کچھہ غرض ہے نہ سرکار کا کچھہ
مطلب ہے سرکار جان و مال سے رعایا کے حال پر مہربان
ہے رعایا پر سرکار کا سراسر احسان ہے سرکار رعایا کی آسایش
و آرام کو اپنی آرام پر فایق جانتی ہے اور رعایا کی تکلیف
کو اپنی تکلیف مانتی ہے خود غرض وہ ہے جسے اپنا ہی مطلب
سوجھے دوسرے کے مطلب کو نہ پوچھے

حکایت خود غرض کی مذمت مین

ایکدفعہ بغداد مین آگ لگی آدھا شہر جل گیا ایک دوکاندار شکر
کرنے لگا کہ بھلا ہوا میری دوکان تو بچ گئی کسی جہاندیدہ نے کہا

آکے کہا ہوں مجھے اپنا ہی غم ہے وبس تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تو
آگ سے صحیح وسالم نکل جاے اور تمام شہر جل جاے جو لوگ بھوکھون کے
سامنے اپنا پیٹ بھرتے ہین وہ بڑے سنگدل ہین قساوت ہین بیدا انہین
جنکے دلمین درد ہے وہ جبتک بھوکھون کو نہین کھلاتے ہین آپ نہین
کھاتے ہین بیمار دار ہرگز تندرست نہین ہوتا ہے وہ اپنی تندرستی کو بیمار
کے غم مین کھوتا ہے بادشاہ اگر ایک لکڑہارے کا گدھا دلدل مین دیکھ
لیتے ہین بمقتضاے کرم گستری اوسکی مخلصی کے لئے مدد دیتے ہین *

حکایت درد رس کی تعریف مین

ایکبار دمشق مین قحط سخت کی بلا آئی عوام الناس نے بڑی مصیبت
اوٹھائی آسمان سے زمین پر ایک بوند نہ پڑی کشتکاری کی کیفیت
بگڑی درختون پر پتا نہ رہا کنوون مین پانی سوکھ گیا شیخ شیراز فرماتے
ہین کہ اونہین ایام مین مجھے میرا ایک دوست ملا جو سوکھ کر کانٹا ہو گیا
تھا مین سکتے کے عالم مین ہوگیا کہ یہہ عزیز تو بہت موٹا تازہ تھا

دولتمندی مین اوسکا آوازہ تھا اسیر کیا مصیبت آئی اسنے کیا لگا یعنی تنہائی

سنے پوچھا تم کیون حضرت ہو کس مرغ بن اسیر ہو مین نہین سمجھا ہوکر

بولا تمھاری عقل کہان ہے تم کہان ہو جہان پوچھکر پوچھتے ہو

نادان ہو دیکھتے نہین ہو کال پڑ رہا ہے ملک اجڑ رہا ہے رعیت کا تمام

نہین ہے خلقت کو چین آرام نہین ہے کہا اے یار تمھاری گرہ

مین تو زر ہے تمھین قحط کا کیا خوف و خطر ہے بولا بھلا وہ بھی

مرد ہے جو اپنے ہموطنون کو مبتلاے درد دیکھکر بیدرد رہے مجھے

اپنا تو کچھہ غم نہین ہے پر ملک کی پریشانی کا غم کچھہ کم نہین ہے

بہر حال لڑکیون کی تعلیم مین سود دنیا و بہبود دین ہے اور وہم کا

علاج تو لقمان پاس بھی نہین ہے جب یہہ بات اکثر کہہ لینگے تب اس

داستان کو قلم انداز کر دینگے کیونکہ ہمنے تو دریا کو کوزہ مین بھرا ہے

فضول گوئی مین کیا دھرا ہے وہ بات یہہ ہے کہ بعض عقلمند یہہ خیال

بالکل نہین کرتے ہین کہ کیا ہماری لڑکیان نوکری کرینگی جو ہم انہین پڑھاوین

ہمارے نزدیک یہہ خیال خواب سے بدتر ہے اور عقل کے نزدیک محض بے اثر ہے بفرض محال اس خیال کے معنی ہم یون لگاتے ہین کہ لڑکیان نوکری نہین کرتی ہین نہین پڑہائی جاتی ہین لڑکے نوکری کرتے ہین پڑہائے جاتے ہین ظاہرا نوکری سے مراد لکھنے پڑہنے کی نوکری ہے کیونکہ اوسکے ساتھہ تعلیم کی قید لگی ہے ہم دیکھتے ہین کہ جو مرد تعلیم نہین پاتے ہین وہ سپہ گری یا خدمتگاری کی نوکری سے روٹی کما کھاتے ہین پس اگر ناخواندہ عورتین بھی نوکری کرنے پر آئین تو کیسے لڑکے کھلاکر کسیکی روٹی لکا کر اپنے پیٹ کے لئے کما لائین اب بھی اکثر عورتین اس قسم کی نوکریان کرتی ہین اور زبان نصیحت سے اپنا وقت کاٹتی ہین اون عقلمندون سے پوشیدہ نرہے کہ تعلیم پر ایک پیشہ ہی ین سودمند ہے دیکھو جو چپراسی اپنے فرقہ مین خواندہ ہوتا ہی اوسکی سب تعظیم و تکریم کرتے ہین اور اوسکی بات پر کان دھرتے ہین سچ ہے - بزرگی عقل پر منحصر ہے نہ سال پر تونگری دل پر منحصر ہے نہ مال پر علم بڑا جوہر ہے علم سے فقیر تونگر ہے جسکے پاس علم کی

دولت ہے اوسکی ہر طرح عزت بڑی صولت ہاتھ ہے عالموں مین نہ بے علم ایسا
جیسا بہشتون مین گوا جہل کے مضمون کا بڑا طول ہے اوسکے لکھنے
سے اب طبع روان محمول ہے اس خارستان مین پائے عقل
لنگ ہے اور لنگ چلنے سے تنگ ہے ہم چاہتے ہین کہ اب کچھہ باتین
دل لگی کی لکھی جاوین اور ناظرین کتاب اوسسے حظ اوٹھائین *

لطایف ظرایف

بابا چھجن داس فقیر ابتدای عملداری سرکار مین ضلع میرٹھہ مین تحصیلدار
مقرر ہوئے اور میرٹھہ اور ہاپور کی دو تحصیلین اونھین سپرد ہوئین کہتے ہین کہ
وہ محض ناخواندہ تھے کسی ظریف نے اونسے پوچھا کہ آپکی تحصیل کہانتک
ہے یعنی تحصیل علمی اونھون نے جوابدیا میرٹھہ سے ہاپور تک *
لکھنؤ کی نوابی مین کسی کو چکلہ داری کا خلعت عطا ہوا جب
وہ دربار سے ہاتھی پر سوار ہوکر اپنے علاقہ کو چلا دم کی طرف منہہ
کرکے بیٹھا کسی نے کہا آپ اولٹے کیون بیٹھے ہین کہا مین یہہ

دولت ہے اوسکی بڑی عزت بڑی صولت ہے عالمون مین بے علم ایسا جیسا ہمنون مین کوا جہل کے مضمون کا بڑا طول ہے اوسکے لکھنے سے اب طبع روان مجہول ہے اس خارستان مین پای عقل لنگ ہے اور لنگ چلنے سے تنگ ہے ہم چاہتے ہین کہ اب کچھہ باتین دل لگی کی لکھی جاوین اور ناظرین کتاب اوسسے حظ اوٹھائین +

لطایف ظرایف

بابا لچھمن داس فقیر ابتدای عملداری سرکار مین ضلع میرٹھہ مین تحصیلدار مقرر ہوئے اور میرٹھہ اور ہاپور کی دو تحصیلین اونھین سپرد ہوئین کہتے ہین کہ وہ محض ناخواندہ تھے کسی ظریف نے اون سے پوچھا کہ آپکی تحصیل کہانتک ہے یعنی تحصیل علمی اونھون نے جوابدیا میرٹھہ سے ہاپور تک +

لکھنو کی نوابی مین کسی کو چکلہ داری کا خلعت عطا ہوا جب وہ دربار سے ہاتھی پر سوار ہوکر اپنے علاقہ کو چلا دم کی طرف منھہ کرکے بیٹھا کہتے تھے کہا آپ اولٹے کیون بیٹھے ہین کہا مین یہہ

دیکھتا چلتا ہون کہ میرے پیچھے پیچھے دوسرا جگلہ داری کا

خلعت پہنے تو نہین چلا آتا ہے ❊

نواب سعادت علیخان کی کچہری مین ایک شخص کہین عرضی دیکر چلا گیا

جب عرضی پڑھی گئی اور وہ حاضر نہ تھا حکم ہوا عرضی دہ سرکار عرضی باز آوا

جب عالمگیر بادشاہ نے حیدرآباد دکن پر یورش کی فوج غنیم نے لشکر شاہی پر

قلعے سے پتھرون کی بارش کی کسی سردار کے دانت پر ایک پتھر لگا وہ بولا کہ اپنا

دانت قلعے کے سنگہائے کلان یعنی جواہرات پر تھا نہ اس سنگ پر جسنے دانت

توڑ دیا معلوم ہوا کہ قضا و قدر جوہریون کی اصطلاح نہین جانتے ہین ❊

ایک عامل کا بدیع الزمان خان نام تھا ایک گنوار زمیندار کہنے لگا ہمارے عامل کا نام

نیکی زمانخان ہے بدی زمانخان کسی اور ایسے ویسے کا ہوگا ❊

ملا دو پیازہ جب قصبہ ہنڈیا مین پہنچے وہ بستی انہین پسند

آئی بولے دو پیازہ اب ہنڈیا مین آنکر کہان جائیگا ❊

سنہ ۱۸۶۶ء کے دربار مین بمقام آگرہ نواب گورنر جنرل بہادر نے

وقت ملاقات جودھپور کے راناسے پوچھا رانا صاحب آپکے کے کنور ہین پہلے تو رانا صاحب نے آپ جواب نہ دیا مصاحب کی طرف اشارہ کردیا مصاحب نے عرض کی قبلہ عالم گیارہ کنور ہین ابتو رانا صاحب خود بول اوٹھے کہ نہین نہین گیارہ تو سے بھی سوا ہین پہر مصاحب نے تصریح کی کہ گیارہ رانیون سے ہین اور باقی اور محلون سے ❊

اوسی دربار مین دہولپور کے رانا کے ساتھ اونکا ایک چہوٹا کنور دربار مین گیا نواب گورنر جنرل بہادر نے بطور ظرافت رانا صاحب سے کہا اس کنور کی نظر کہان ہے رانا صاحب بولے یہہ کنور خود نظر ہے ❊

جے سنگہ سوائی جیپور کا راجہ جب طفل خورد سال تہا اوسکا باپ مرگیا سلطنت دہلی مین اوسکی طلبی ہوئی سردارون نے چند سوالات فرضی سے اونکے جوابات راجہ کو تعلیم کئے وہ کودک اپنی عقل خداداد سے پیر تہا بولا بہلا جوان سوالات مین سے ایک بہی نہ پوچہا گیا کوئی اَور ہی بات پوچہی گئی تو مین کیا جواب دونگا ❊

عرفی شیرازی ایکدن ابو الفضل وزیر اکبر پاس گئے ابو الفضل بلڑون یعنی سگ بچون کے ساتھ لہو و لعب مین مشغول تھے عرفی نے پوچھا صاحبزادون کا نام کیا ہے ابو الفضل نے کہا عرفی عرفی نے جواب دیا مبارک ۔ ناظرین کتاب پر واضح ہو کہ ابو الفضل نے جو عرفی کہا سو عرفی کے معنی مشہور ہین یعنی مشہور پلے مین اور عرفی نے جو مبارک کہا سو مبارک ابو الفضل کے باپ کا نام ہے

نقلیات دلچسپ

ایک بنئے کی چھاتی پر سے چوہا نکل گیا وہ رونے چلانے لگا لوگون نے پوچھا خیر تو ہے ایسے کیون روتے ہو کہا میری چھاتی پر سے چوہا نکل گیا انھون نے کہا جو چوہا نکل گیا تو کیا کوئی تلوار کا گھاؤ لگ گیا کہنے لگا گھاؤ تو نہین لگ گیا پر چوہا راہ تو کر گیا +

ایک بنئے کے گھر مین چور گھسے اور اسباب چرا چرا کر باندھنے لگے وہ اور اوسکی عورت تھی بنئے نے اپنی عورت سے کہا جو ہم اسنے

کچھ کہتے ہین تو یہہ ہمین زخمی کردینگے اسلئے اب ہم یہہ کہتے ہین کہ ہم تو
جگنّاتھ کو جاتے ہین اور تم چیخا کر رونے لگو کہ مجھے اکیلا چھوڑ کر کہان
جاتے ہو وہ عورت یکایک خود ہاڑ مار کر رو اوٹھی پڑوسی جاگ کر پوچھنے
لگے تو کیون روتی ہے اوسنے کہا لالا مجھے تنہا چھوڑ کر جگنّاتھ کو جاتے
ہین اونھون نے کہا لالا آدھی رات مین جگنّاتھ کیون سوجھا وہ چورون
کی طرف اشارہ کر کے بولا کہ مین تو نہ جاؤن پر یہ ساتھی تو گٹھری
مٹھری باندھے تیار بیٹھے ہین ✤

ایک میانجی مکتب مین اپنے شاگردون سے یہہ کہہ رہا تھا کہ دیکھو مین گدھے
سے آدمی بناتا ہون یہہ بات کہین دھوبی کے کان پڑ گئی وہ میانجی
پاس دوڑا گیا اور کہنے لگا میانجی ایک گدہا میرا بھی آدمی بنادو
میانجی نے کہا اچھا دس روپیے دے جا اور گدہا لے آ چھ مہینے
بعد آدمی بنا بنایا لیجائیو جیسا میانجی نے کہا ویسا دھوبی نے
کیا جب چھ مہینے ہو گئی دھوبی میانجی پاس گیا اور اپنا گدھا

الغرض آدمی مانگا میانجی نے کہا جاؤ تو جونپور کا قاضی ہو گیا ٭

ایک مقتی نے پنڈت سے رامائن کی کتھا اول سے آخر تک سنی جب کتھا تمام ہو گئی
تب پنڈت سے پوچھنے لگا مہاراج مجھے یہہ تو بتاؤ کہ رام راکھشس تھا یا راون ٭

ایک شرابی کی بیٹی کا بیاہ کسی ساعت پر مقرر ہوا بروز معہود برات آئی وہ
اسدن شراب مین مخمور پڑا تھا کسی نے کہا ہوش مین آؤ برات دروازہ پر آگئی بولا
براتیون سے کہدو کہ ہمین اس سال بیاہ کرنیکی فرصت نہین ہے ٭

کسی عورت سنگدل نے تیوہار کے دن اپنے خاوند سے کہا کہ آج پانچ روپیہ چاہئین
خاوند نے کہا میرے پاس نہین ہین کہان سے لاؤن بولی چوری کرکے لاؤ بیچارہ
بحالت لاچاری ایک دوکان مین جا گھسا اور شامت کا مارا پکڑا گیا حاکم
نے حکم دیا کہ اسکا مونہ کالا کرو اور گدھے پر چڑھا کر بستی مین گلی گلی کوچے کوچے
پھراؤ جب یہہ بیچارہ بایں ذلت و رسوائی اوس گلی مین پہنچا جسمین اوسکا گھر
تھا دیکھا تو اوسکی عورت کوٹھے پر کھڑی تماشا دیکھہ رہی ہے جب دونون کی چار آنکھین
ہوئین عورت بولی کیا تم گدھے پر چڑھ کر پانچ روپیے خرچ سے چھوٹ گئے ٭

کسی بہو نے اپنے بیٹے کو سوتے سے جگایا اور کہا بیٹا اٹھو سورج نکل آیا وہ کہنے لگا اماں
جو سورج رات ہی میں نکل آئے تو کیا میں نیند بھر نہ سوؤں ✤
ایک آقا نے اپنے نوکر سے کہا آج ہم شام کو بھیجی کو ٹکر بھنی ہوئی کھچڑی
کھائینگے وہ نامعقول بھاڑ سے کھچڑی بھنوا لایا جب میاں کچہری سے آئے وہ جینیا
آگے دھر دیا تو اسے بہت تیز مہہ کیا کہا آپ ہی نے کہا تھا کہ بھنی ہوئی کھچڑی
کھائینگے اسلئے میں بھنوا لایا ✤ ایک رئیس کا مکان سر بازار کوٹھے
پر تھا ایکدن اوسنے اپنے نوکر سے کہا کہ آج مکان کو خوب صاف کر اور
کوڑا بھلے آدمیوں کو دیکھکر نیچے پھینک۔ وہ بیوقوف کوڑا ڈلیا میں بھر کر
منتظر کھڑا رہا جب ایک مرد متین وشالہ پوش نکلے اونپر وہ ڈلیا جھکا دی
وہ شرمندہ ہوکر مالک مکان پاس چلے آئے اونسے شکوہ کیا مالک نوکر پر خفا
ہونے لگا نوکر بولا آپ ہی نے کہا تھا کہ بھلے آدمیوں کو دیکھکر کوڑا ڈالنا آپ ہی
فرمائیے کہ ان صاحب سے سوا اور بھلا آدمی مجھے کہاں ملتا ✤ ایک مسخرا کا مہمان
کسیکے یہاں نوتا کھانے گیا اتنا کھا گیا کہ اپنے گھر کے باہر سے اپنی گھر والی کو

پکار کر کہنے لگا چارپائی بچھائیو اوسنے کہا تمھارے کھانے کی التعریف تب خوب
ہوتی جب تم وہین سے چارپائی پر دھر ہوئے گھر آتے ✤ ایک پالکی نشین جب کبھی
کہاروں سے کہتا کہ تم یہہ چیز بازار سے خرید لاؤ وہ نامعقول یہہ جواب دیتے کہ صاحب ہم تو
پالکی کے نوکر ہین سودا سلف لانیکی نوکر نہین ہین پالکی نشین اسوقت خاموش
ہو رہا اور پھر اوسنے یہہ طریق اختیار کیا کہ جب جس چیز کی ضرورت بازار سے ہوتی
کہاروں سے کہتا لاؤ میری پالکی مین یہہ چیز خریدنے بازار چلونگا جب دو تین سو
دفعہ پالکی طلب ہونے لگی کہار لاچار ہو گئے اور پھر انھون نے کسی کام کو انکار نہ کیا ✤
ایک گاؤن کے پنڈت نے پانزدہ روزہ تاریخون کے بتلانے کے لئے یہہ بیڑا بنایا
کہ پندرہ دن کی پندرہ لاٹھیان ایک کونے مین دھر دیتا اور ہر روز اون
لاٹھیون مین سے ایک لاٹھی اوٹھا کر دوسرے کونے مین رکھ دیتا اور جب کوئی پوچھتا
کہ پنڈت جی آج کیا تاریخ ہے وہ دوسرے کونے کی لاٹھیان گن گن کر بتا دیتا کہ
آج دوج ہے یا تیج وغیرہ ایکدن پنڈتانی نے گھر لیپنے کے لئے دونون کونون کی
لاٹھیان یکجا کر دین اور اسی عرصہ مین کسی نے پنڈت پاس آ کر تاریخ پوچھی

پنڈت حسب معمول لاٹھیاں لئے گھر میں چلے گئے دیکھا تو دیوانوں کی نوان
لاٹھیوں کا ایک جگہہ ڈھیر ہے باہر آنکر پوچھنے والے سے کہا کہ آپ کہیں پوچھتے ہیں
کسی نادان صاحب فوج کو بیوقوف سردار ونے یہہ صلاح دی کہ آپ مونڈچرے
فوج میں بھرتی کیجئے وہ اپنا جسم آپ کاٹ ڈالتے ہیں یہ میدان
جنگ میں انکو کچھہ اندیشہ نہ ہوگا اوس بیوقوف نے موافق صلاح اون
نادانوں کے مونڈچروں کی بھرتی کی جب لڑائی کا دن آیا اور مونڈچروں
سے کہا گیا کہ فوج غنیم کے مقابلہ کو چلو انھوں نے کہا ہم تو نہیں
چلینگے ہم اپنا جسم رگ بچا بچا کر اپنے ہاتھہ سے کاٹ لیتے ہیں
دوسرا ہمیں زخمی کرنے میں یہہ لحاظ کیوں رکھیگا ✦

نکات

جو شخص جانتا ہے اور جانتا ہے کہ نہیں جانتا ہے وہ فاضل
اجل ہے اور جو شخص جانتا ہے اور جانتا ہے کہ جانتا ہے وہ بھی
عالم ہے گو اوسے پندار ہے اور جو شخص نہیں جانتا ہے

اور جانتا ہے کہ نہین جانتا ہے وہ بھی باتمیز ہے اور جو شخص نہین

جانتا ہے اور جانتا ہے کہ جانتا ہے وہ جاہل مطلق ہے ✣

دو چیزین خانۂ عقل کی ہین بولنے کے موقع مین نہ بولنا اور نہ بولنے کے

موقع مین بولنا ✣ ہر شخص کو اپنی عقل کے کمال اور اپنے فرزند کے

جمال پر فخر ہے ✣ انجیل مین لکھا ہے کہ خیرات دست راست سے

دیجاے اور دست چپ کو خبر نہو ✣

سوال دینے مین کون چیز بہتر ہے؟ جواب کھانا سوال نہ دینے مین

کون چیز بہتر ہے جواب گالی سوال کھانے مین کون چیز بہتر ہے؟

جواب غصہ سوال نہ کھانے مین کون چیز بہتر ہے؟ جواب حرام ✣

جس نے پڑھا اور عمل نہ کیا اوسنے کھیت جوتا مگر بیج نہ بویا ✣

تین چیزین بغیر تین چیزون کے پایدار نہین رہتی ہین علم بغیر بحث کے

مال بغیر تجارت کے ملک بغیر سیاست کے ✣ ایک حکیم سے پوچھا

کہ سخاوت اور شجاعت مین کسکو ترجیح ہے کہا جسکی ذات مین

سخاوت ہے وہ محتاج شجاعت نہین ہے * جو کوئی بدون کا بیگانہ ہوگا
وہ نیکون کا بیگانہ ہوگا * اگر روزی عقلا کے لئے اور رحمت
صلحا کے لیے مخصوص ہوتی تو متوکلون کو فاقے مار ڈالتی
اور مجرمون کو نومیدی گلا دیتی * ایک بزرگ کو چور دون
نے زخمی کیا زخمون کی تکلیف سے مرتا تھا اور خدا کا شکر کرتا تھا کسی نے
کہا کہ اس مصیبت مین شکر کا کیا موقع ہے کہا مین شکر گذار اس بات کا
ہون کہ مین گرفتار مصیبت ہون نہ گرفتار معصیت * کسی نے مجنون سے
کہا کہ لیلی کی صورت اچھی نہین ہے تم کیون اوسپر مائل ہو جواب دیا مین تو
سیرت پر مائل ہون نہ صورت پر * تو رسعد نے کہا کان کنی سے ملتا ہے
اور بخیل کے ہاتھ سے جان کنی سے * محمد غزالی رح سے پوچھا کہ آپ اس درجہ
فضیلت پر کیونکر فایز ہوے کہا جو بات مجھے معلوم نہوی اوسکو پوچھنے مین شرم نکی

نصایح

ادب کا ایسا تاج ہے کہ جو اوسکو سر پر رکھلو جہان چاہو وہان چلے جاؤ

دشمن کی خوشامد پر ہرگز مطمئن مت ہو وہ جب موقع پائیگا دشمن بن جائیگا۔
اپنا راز اپنے دوست سے مت کہو کیونکہ اوس دوست کا بھی کوئی دوست
ہوگا ٭ غضب کی آگ اوّل غاضب کو جلاتی ہے بعد وہ شک
ہے کہ چنگاری اوسکی مغضوب تک پہنچے یا نہ پہنچے ٭ جو کوئی کسیکو

رباعی جو کوئی کسیکو یار کلیا ویگا	ستائیگا وہ بھی ستایا جائیگا ٭
اس دہر مکافات مین حسن او غافل	یہہ یاد رکھے وہ بھی تر کل پاویگا
حریص ہمیشہ گرسنہ رہتا ہے	پیدا وکر لیگا آج کل پاویگا ٭

اور قانع ہمیشہ آسودہ رہتا ہے قناعت انسان کو تونگر کرتی
ہے اور حرص حالت افلاس مین رکھتی ہے ٭ جب تم
پیدا ہوئے تھے سب ہنستے تھے اور تم روتے تھے اب تمھین
اس خوبی کے ساتھہ جینا چاہیئے کہ جب تم اس جہان گذران سے
سفر کرو سب روتے رہین اور تم ہنستے چلے جاؤ ٭
حضرت موسیٰ نے قارون کو نصیحت کی کہ نیکی کر جیسی نیکی

خدانے تیرے ساتھ کی ہے نہ سنتی انجام اوسکا سے بچنے شہدا

آلبو نصر فراہی نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ دوست ہمیشہ جو

جو کوئی توانائی کی حالت میں نیکی نہیں کرتا ہے ۔ ناتوانی کی حالت میں

سختی دیکھتا ہے ۔ دوست اوسکو کہنا چاہیے جو مصیبت میں دوستی کرے ۔ تمام

نہ اوسکو جو راحت میں یاری کا دم بھرے ۔ بعد مرنیکے جسکا ذکر

خیر زبانوں پر رہتا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے ۔ بدزبانی سے

ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیے ہر صبح کو زبان تمام اعضا سے یہہ سوال کرتی ہے

کہ تمہارا کیا حال ہے خیریت ہو یا نہیں وہ جواب دیتے ہیں کہ

ہم خیر و عافیت سے ہیں اگر تو چھوڑ دیوے ۔ بیوقوف آدمی اوروں کی

برائی بڑے شوق سے سنا کرتے ہیں اور یہہ نہیں جانتے ہیں کہ

جو شخص آج غیبت غیروں کی ہمسے کرتا ہے کل ہماری غیروں سے کریگا ۔

بدی آسان ہے لیکن نیکوکار بدوں کے ساتھ بھی نیکی کرتے ہیں ۔

تمت بالخیر

اتنے میں آدمی مانگا میانجی نے کہا جاؤ تو جونپور کا قاضی ہو گیا ؎

ایک احمق نے پنڈت سے راماین کی کتھا اول سے آخر تک سنی جب تمام ہو چکی
پنڈت سے پوچھنے لگا مہاراج مجھے یہہ تو بتاؤ کہ رام راکھش تھا یا راون ؎

ایک شرابی کی بیٹی کا بیاہ کسی ساعت پر مقرر ہوا بروز معہود برات آئی وہ
اوس دن شراب میں مخمور پڑا تھا کسی نے کہا ہوش میں آؤ برات دروازہ پر آ گئی بولا
براتیوں سے کہدو کہ ہمین اس سال بیاہ کرنیکی فرصت نہین ہے ؎

کسی عورت سنگدل نے تیوہار کے دن اپنے خاوند سے کہا کہ آج پانچ روپیہ چاہئیں
خاوند نے کہا میرے پاس نہین ہین کہان سے لاؤن بولی چوری کرکے لاؤ بیچارہ
بحالت لاچاری ایک دوکان مین جا گھسا اور شامت کا مارا پکڑا گیا حاکم
نے حکم دیا کہ اسکا مونہہ کالا کرو اور گدہے پر چڑہا کر بستی مین گلی گلی کوچے کوچے
پھراؤ جب یہہ بیچارہ بایں ذلت و رسوائی اوس گلی مین پہنچا جسمین اوسکا گھر
تھا دیکھا تو اوسکی عورت کوٹھے پر بیٹھی تماشا دیکھ رہی ہے جب دونون کی چار آنکھین
ہوئین عورت بولی کیا تم گدہے پر چڑہکر پانچ روپیہ کے خرچ سے چھوٹ گئے ؎

کسی بہو نے اپنے بیٹے کو سوتے سے جگایا اور کہا بیٹا اٹھو سورج نکل آیا وہ کہنے لگا اماں
جو سورج رات ہی میں نکل آئے تو کیا میں نیند بھر نہ سوؤن ٭
ایک آقا نے اپنے نوکر سے کہا کہ آج ہم شام کو کھچڑی کو ٹک بھنی ہوئی کھچڑی
کھائینگے وہ نامعقول بھاڑ سے کھچڑی بھنوا لایا جب میان کھچڑی سے آئے وہ جیسا
آگے دھر دیا تو اسے بے تمیز یہہ کیا کہا آپ ہی نے کہا تھا کہ بھنی ہوئی کھچڑی
کھائینگے اسلئے میں بھنوا لایا ٭ ایک رئیس کا مکان سر بازار کوٹھے
پر تھا ایکدن اوسنے اپنے نوکر سے کہا کہ آج مکان کو خوب صاف کر اور
کوڑا بھلے آدمیوں کو دیکھکر نیچے پھینک۔ وہ بیوقوف کوڑا ڈلیا میں بھر کر
منتظر کھڑا رہا جبوقت ایک مرد متین دو شالہ پوش نکلے اونپر وہ ڈلیا جھکا دی
وہ شرمندہ ہوکر مالک مکان پاس چلے آئے اور شکوہ کیا مالک نوکر پر خفا
ہونے لگا نوکر بولا آپ ہی نے کہا تھا کہ بھلے آدمیوں کو دیکھکر کوڑا ڈالنا آپ یہہ تو
فرمایئے کہ ان صاحب سے اور بھلا آدمی مجھے کہاں ملتا ٭ ایک مسخرا کا چوہا
لیکے یہاں تو تا کھانے گیا اتنا کھا گیا کہ اپنے گھر کے باہر سے اپنی گھروالی کو

پکار کر کہنے لگا چارپائی بچھائیو اوسنے کہا تمھارے کھانے کی تعریف تب یہ
ہوئی جب تم وہین چارپائی پر دھرے ہوئے گھر آئے تھے۔ ایک پالکی نشین جب کبھی
کہارون سے کہتا کہ تم یہہ چیز بازار سے خرید لاؤ وہ نامعقول یہہ کہتے کہ جب تم
پالکی کے نوکر ہین سودا سلف لانیکی نوکر نہین ہین پالکی نشین اس وقت خاموش
ہو رہا اور پھر اوسنے یہہ طریق اختیار کیا کہ جب جب چیز کی ضرورت بازار سے ہوتی
کہارون سے کہتا لاؤ میری پالکی مین یہہ چیز خریدنے بازار چلونگا جب دو تین دس
دفعہ پالکی طلب ہونے لگی کہار لاچار ہو گئے اور پھر انہون نے کسی کام کو انکار نہ کیا
ایک گاؤن کے پنڈت نے پانزدہ روزہ تاریخون کے بتلانے کے لئے یہہ تدبیر بنایا
کہ پندرہ دن کی پندرہ لاٹھیان ایک کونے مین دھر دیتا اور ہر روز ان
لاٹھیون مین سے ایک لاٹھی اوٹھاکر دوسرے کونے مین رکھ دیتا اور جب کوئی پوچھنے آتا
کہ پنڈت جی آج کیا تاریخ ہے وہ دوسرے کونے کی لاٹھیان گن گن کر بتا دیتا کہ
آج دوج ہے یا تیج وغیرہ ایکدن پنڈتانی نے گھر لیپنے کے لئے دونون کونون کی
لاٹھیان یکجا کر دین اور اسی عرصہ مین کسی نے پنڈت پاس آنکر تاریخ پوچھی

پنڈت حسب معمول لاٹھیان گننے گھر سے چلے تو دیکھا تو دیوانے کو لوات
لاٹھیون کا ایک جگہہ ڈھیر پڑا ہے باہر آنکر پیچھے وارثے کہا کہ آج کہین سے ہم پہ بہت
کسی نادان جاہل سپاہ فوج کو بیوقوف سردارون نے یہہ صلاح دی کہ آپ مونڈچیرے
فوج مین بھرتی کیجیے وہ اپنا جسم آپ کاٹ ڈالتے ہین میدان
جنگ مین انکو کچھہ اندیشہ نہ ہوگا اوس بیوقوف نے موافق صلاح اون
نادانون کے مونڈچیرون کی بھرتی کی جب لڑائی کا دن آیا اور مونڈچیرون
سے کہا گیا کہ فوج غنیم کے مقابلہ کو چلو اونھون نے کہا ہم تو نہین
چلینگے ہم اپنا جسم رگ پٹھا بچا کر اپنے ہاتھہ سے کاٹ لیتے ہین
دوسرا ہمین زخمی کرنے مین یہہ لحاظ کیون رکھیگا +

حکایت

جو شخص جانتا ہے اور جانتا ہے کہ نہین جانتا ہے وہ فاضل
اجل ہے اور جو شخص جانتا ہے اور جانتا ہے کہ جانتا ہے وہ بھی
عالم ہے گو اوسے پندار ہے اور جو شخص نہین جانتا ہے

اور جانتا ہے کہ نہین جانتا ہے وہ بھی کم نا تمیز ہے اور جو شخص نہین
جانتا ہے اور جانتا ہے کہ جانتا ہے وہ جاہل مطلق ہے ✣
دو چیزین خلاف عقل کے ہین بولنے کے موقع مین نہ بولنا اور نہ بولنے کے
موقع مین بولنا ✣ ہر شخص کو اپنی عقل کے کمال اور اپنے فرزند کے
جمال پر فخر ہے ✣ انجیل مین لکھا ہے کہ خیرات دست راست سے
دیجاے اور دست چپ کو خبر نہو ✣
سوال دینے مین کون چیز بہتر ہے؟ جواب کھانا سوال نہ دینے مین
کون چیز بہتر ہے جواب گالی سوال کھانے مین کون چیز بہتر ہے؟
جواب غصہ سوال نہ کھانے مین کون چیز بہتر ہے؟ جواب حرام ✣
جس نے پڑہا اور عمل نہ کیا اوسنے کھیت جوتا مگر بیج نہ بویا ✣
تین چیزین بغیر تین چیزون کے پایدار نہین رہتی ہین علم بغیر بحث کے
مال بغیر تجارت کے ملک بغیر سیاست کے ✣ ایک حکیم سے پوچھا
کہ سخاوت اور شجاعت مین کسکو ترجیح ہے کہا جسکی ذات مین

زنا ہے وہ حقیقت شجاعت ہے ٭ جو کوئی بدون کا یگانہ ہوگا
وہ نیکون کا بیگانہ ہوگا ٭ اگر روزی عقل کے لئے اور رحمت
صلحا کے لیے مخصوص ہوتی تو متوکلون کو فاقے مار ڈالتی
اور مجرمون کو نومیدی گلا دیتی ٭ ایک بزرگ کو چورون
نے زخمی کیا زخمون کی تکلیف سے مرتا تھا اور خدا کا شکر کرتا تھا کسی نے
کہا کہ اس مصیبت مین شکر کا کیا موقع ہے کہا مین شکر گذار اسبات کا
ہون کہ مین گرفتار مصیبت ہون نہ گرفتار معصیت ٭ کسی نے مجنون سے
کہا کہ لیلی کی صورت اچھی نہین ہے تم کیون اوس پر مائل ہو جواب دیا مین تو
سیرت پر مائل ہون نہ صورت پر ٭ زر معدن سے کان کنی سے ملتا ہے
اور بخیل کے ہاتھ سے جان کنی سے ٭ محمد غزالی رح سے پوچھا کہ آپ اس درجہ
فضیلت پر کیونکر فائز ہوے کہا جو بات مجھے معلوم نہوئی اسکو پوچھنے مین شرم نکی

نصائح

ادب کا ایسا تاج ہے کہ جو اوسکو سر پر رکھلو جہان چاہو وہان چلے جاؤ

دشمن کی خوشامد پر ہرگز مطمئن مت ہو وہ جب موقع پائیگا دشمن بن جائیگا۔
اپنا راز اپنے دوست سے مت کہو کیونکہ اوس دوست کا بھی کوئی دوست
ہوگا ✤ غضب کی آگ اوّل غاضب کو جلاتی ہے بعد وہ شک
ہے کہ چنگاری اوسکی مغضوب تک پہنچے یا نہ پہنچے ✤ جو کوئی کسیکو

ستائیگا وہ بھی ستایا جائیگا ✤
پھر یاد رکھے وہ بھی نہ کل پاویگا
بیداد کریگا آج کل پاویگا ✤

رباعی جو کوئی کسیکو بار کلیا ویگا
اس دیر مکافات میں جس او غافل
حریص ہمیشہ گرسنہ رہتا ہے

اور قانع ہمیشہ آسودہ رہتا ہے قناعت انسان کو تونگر کرتی
ہے اور حرص حالت افلاس میں رکھتی ہے ✤ جب تم
پیدا ہوئے تھے سب ہنستے تھے اور تم روتے تھے اب تمھین
اس خوبی کے ساتھ جینا چاہیئے کہ جب تم اس جہان گذران سے
سفر کرو سب روتے رہیں اور تم ہنستے چلے جاؤ ✤
حضرت موسیٰ نے قارون کو نصیحت کی کہ نیکی کر جیسی نیکی

خدانے تیرے ساتھہ کی ہے سختی انجام اوسکا سب نے سُنا ہے ٭

ابونصر فراہی نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ تو جان بیٹے ٭

جو کوئی توانائی کی حالت مین نیکی نہین کرتا ہے ناتوانی کی حالت مین

سختی دیکھتا ہے ٭ دوست اوسکو کہنا چاہیے جو مصیبت مین کام آئے

نہ اوسکو جو راحت مین یاری کا دم بھرے ٭ بعد مرنیکے جسکا ذکر

خیر زبانون پر رہتا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے ٭ بدزبانی سے

ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیے ہر صبح کو زبان تمام اعضا سے یہہ سوال کرتی ہے

کہ تمھارا کیا حال ہے خیریت سے ہو یا نہین وہ جواب دیتے ہین کہ

ہم خیر و عافیت سے ہین اگر تو چھوڑ دیوے ٭ بیوقوف آدمی اورون کی

برائی بڑے شوق سے سُنا کرتے ہین اور یہہ نہین جانتے ہین کہ

جو شخص آج غیبت غیرون کی ہمسے کرتا ہے کل ہماری غیرون سے کریگا ٭

بدی آسان ہے لیکن نیکوکار بُرون کے ساتھہ بھی نیکی کرتے ہین ٭

تمت بالخیر